اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(یونس:۶۲)

رسالہ نوری

رہنمائے احسان وسلوک

تصنیف منظوم پنجابی

از حضرت مولانا اللہ جوایا رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ اردو نثر

از محمد عبید اللہ (قاری) رتوی

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ نوری

رہنمائے احسان وسلوک

تصنیف منظوم پنجابی

از حضرت مولانا اللہ جوایا رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ اردو نثر

از محمد عبید اللہ (قاری) رتوی

بہ اجازت

الحاج علامہ حافظ رہنمائے طریقت وحقیقت خواجہ حضرت خامس

محمد مطلوب الرسول صاحب مدظلہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ للہ شریف

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

کتاب ---------- رسالہ نوری

تصنیف ---------- حضرت مولانا [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

تعداد اشاعت ---------- 500

قیمت ---------- 50 پ

ناشر ---------- [illegible] پرنٹرز [illegible] راولپنڈی

Marfat.com

انتساب

اس مقدس ہستی کے نام جس کے متعلق ایک عقیدت مند نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

اے ذات از قیاس ہمہ ماوری وری
اے علمت از خیال ہمہ ما سوا سوا
تو ابر فیض عالمی شد فیض تو رواں
اے خواجہ نقشبندم مشکل کشا کشا
بر آستان تست ہمہ دولت دو کون
از آستانت آمدہ با زر گدا گدا

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر

تقریظ 1

افادات 3

معروضات مترجم 6

حمد 11

نعت 12

منقبت 13

تحریر کرنے کا سبب 14

فقر کے تسلیم کرنے میں لوگوں کے اختلافات 16

ولایت کے معنی کیا ہیں 23

فقر وسلوک کے فوائد 25

حکایت نمبر ۱ 26

حکایت نمبر ۲ 29

دل کے امراض 31

طلب فقر اور ولایت کے معنی 34

فقر کے حصول کا طریقہ 39

طریقہ مجددیہ کے فضائل 42

مرید کے لئے لازمی شرائط 45

مرشد طلب کرنے کی تاکید 46

حکایت نمبر ۳ 8

Marfat.com

کامل پیر کی علامات 49

کامل وہ ہے جسے شیخ و مجتہد مانتے ہیں 51

مرشد سے دور رہنے کی چند شرائط 54

جو مرشد کامل ہو وہ کافر 55

مرید کی صفات 58

مرشد کی محبت 60

مریدوں کے لئے ضروری آداب 68

مختلف مسائل 69

تین کا رشتہ نہیں ہوتا 72

مسئلہ نمبر ۲ 73

مسئلہ نمبر ۳ 75

استحباب اصح 75

مرشد کا حق وصال کے بعد 75

دوسرے پیر کی طرف رجوع کرنے کے اسباب اور شرائط 76

مرشد کے آداب اور معرفت الٰہی کے حصول میں قناعت حرام ہے 77

پیر کامل کا اپنے سے برتر کی طرف رجوع کرنا 78

اپنی ولایت کا خود دعویٰ کرنا 80

حکایت 90

تنبیہ 91

خلافت کی تعریف 93

ارادت کی تعریف 94

Marfat.com

تقریظ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے پیغمبر مبعوث فرمائے اور اس سلسلے کی آخری کڑی فخر موجودات سرور کائنات شفیع المذ نبین، رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات ہے۔ نبوت کا اختتام ہوا تو تبلیغ دین اور راہنمائی کا فریضہ حضور ﷺ کی امت کے ان برگزیدہ حضرات نے سنبھالا جو اگرچہ نبی تو نہ تھے تاہم نیابتِ رسول کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔

ان حضرات نے تبلیغ دین کے جو طور طریقے وضع کئے اور جو اصول بنائے وہ درحقیقت دین اسلام کی اساس پر مبنی تھے تاہم ان کی جزئیات مکمل طور پر یکساں نہ تھیں۔ ان نفوسِ قدسیہ نے ذاتی مجاہدات، تزکیہ نفس اور تعلیم و تربیت کے ذریعے دین کے پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

ان الذین قالو ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکه

وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ ایک ہے اور پھر وہ اس پر جم گئے ان پر یقیناً فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دین میں ایک نئی اصطلاح ''تصوف'' کے نام سے رائج ہوئی جس کی بنیاد لفظ احسان پر استوار ہے۔ عبادت کا وہ انداز جس کو درجۂ کمال حاصل ہے اس کا مدار تصوف پر ہے۔

تصوف کے اندر متعدد سلسلے قائم ہوئے جن میں سے برصغیر ہند و پاک میں چار سلسلے مروج ہیں انہیں میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بھی شامل ہے۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے اولوالعزم پیروکاروں میں ایک بہت ہی اعلیٰ نام حضرت شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانیؒ کا ہے۔ آپ کا وجود مسعود اس وقت کرۂ ارض پر ظاہر ہوا جب ہندوستان پر ایک برائے نام مسلمان بادشاہ کی حکومت تھی۔ حضرت مجدد نے اپنے کردار کی طاقت سے اس کے الحاد کو شکست دی اور دینِ خالص کو از سرِ نو زندہ کیا جس کی بنا پر آپ کو لفظ ''مجدد'' الف ثانی کا لقب حاصل ہوا۔

Marfat.com

اسی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کا ایک محترم گھرانہ اعلیٰ حضرت للّٰہی حضرت خواجہ غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ کے حکم پر آپ کے ایک باصفا مرید نے رسالہ نوری تحریر فرمایا جو منظوم پنجابی میں تصوف کے متلاشیوں کے لئے ایک ہدایت کی حیثیت رکھتا ہے۔ شیخ کی پہچان، شریعت پر بلا چون و چراں عمل اور ہر عمل میں حسن نیت اور اخلاص، عمل پر مداومت اور بدعات سے پرہیز، ان عام موضوعات کو تمام فہم پنجابی اشعار کے خوبصورت سانچے میں ڈھال کر پیش کر دیا ہے۔ اشعار کے ذریعے تربیت کا کام بہت ہی کم لیا گیا ہے۔ پنجابی زبان کے چند دوسرے شعراء بالخصوص حضرت سلطان باھوؒ نے یہ فریضہ سرانجام دیا تاہم مولانا اللہ جوایاؒ کا کام واضح اور طرزِ تخاطب براہِ راست ہے۔

پنجابی زبان کا پڑھنا اور سمجھنا اب پنجابیوں کے لئے بھی بہت مشکل ہو چکا ہے۔ حضرت قاری عبید اللہ صاحب نے ترجمے کا فریضہ ادا کر کے ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ رسالہ نوری جو اب تک ایک محدود دائرے میں ہی تھی اب عام آدمی کی رسائی میں ہوگی۔ مترجم نے سلاست بیان کا پورا پورا لحاظ کیا ہے اور نہایت ہی احتیاط کے ساتھ ضروری مقامات پر احادیث کے حوالہ جات دیئے ہیں۔ علامہ اقبالؒ کے حوالہ جات بھی مناسب مقامات پر نظر آتے ہیں تاہم مترجم نے ضخامت کے خوف سے علامہؒ کے تمام حوالہ جات مناسب خیال میں کئے ورنہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ کہ متعدد اشعار کے حوالہ جات حضرت علامہؒ سے لئے جا سکتے تھے۔ حضرت قاری عبید اللہ صاحب خاندان للّٰہی کے اکابر خلیفہ حضرت مفتی عطا محمد رتوی سے بیعت اور تربیت یافتہ ہیں سلسلۂ عالیہ کے لئے یہ قابل قدر خدمت کی توفیق اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمائی۔ ان کے علمی مرتبے کے پیش نظر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے خزانہ علم کو محفوظ رکھنے کی بجائے عوام کے لئے عام کر دیں گے تا کہ لوگ اس علم سے مستفیض ہو سکیں۔

طارق محمود پیرزادہ

افادات

ازحضرت خامس الحاج حافظ علامہ محمد مطلوب الرسول سجادہ نشین للہ شریف

تصوف:

سعادت ابدی اور وصول الی اللہ کا نام ہے۔

☆ اس علم باطن کو قرآن کریم میں تزکیہ، حدیث پاک میں احسان اور بعد کے ادوار میں تصوف کا نام دیا گیا۔

☆ حدیث جبریلؑ میں بقول شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ لفظ (اسلام) اعمال صالحہ پر دلالت کرتا ہے۔ لفظ (ایمان) اعتقادات صحیحہ کا نام ہے اور (احسان) انابت الی اللہ کے مفہوم کا حامل ہے۔

☆ امام مالکؒ فرماتے ہیں جو شخص صوفی بنا اور فقیہ نہ ہوا وہ زندیق ہو گیا۔ جو صوفی بنا اور فقیہ نہ ہوا وہ فاسق ہو گیا۔ جو تفقہ اور تصوف دونوں کا حامل ہوا وہ محقق ہو گیا۔

☆ حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورﷺ سے دو برتن (مراد دو علم) لئے۔ ایک کو تمہارے درمیان پھیلا دیا ہے۔ اور دوسرا اگر ظاہر کر دوں تو لوگ میرا گلا کاٹ دیں (جو علم پھیلایا گیا وہ علم احکام ہے جو سب کے لئے مشترک ہے۔ لیکن دوسرا علم اسرار ہے۔ جو اغیار سے محفوظ کر دیا گیا اور عرفا کے لئے مخصوص کر دیا گیا)

☆ امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ علم دو طرح کے ہیں ایک کا تعلق دل سے ہے جو نفع بخش ہے۔ دوسرے کا تعلق زبان سے ہے۔ اور یہ بندوں کے لئے اللہ کی حجت کا اظہار ہے۔

تصوف کا پس منظر

حضورﷺ کے عہد مبارک میں جو شخص اسلام قبول کرتا وہ حضورﷺ کی پہلی نظر سے ہی اپنی

Marfat.com

باطنی استعداد کے مطابق نور ہدایت اور کمالات ولائت سے اپنے دل کو منور کر لیتا۔ جیسے کہ آئینہ سورج کے مدمقابل روشن ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کے ان کے متعلق فرمایا گیا ہے۔

کانوا رھبانا باللیل و قیاما باالنھار

حاصل یہ کہ تمام صحابہ کرام کمالات ظاہر و باطن کے جامع تھے۔ یہ زمانہ خیر القرون کہلاتا ہے۔

پھر قرن ثانی کے سعادت مند افراد نے صحابہ کرام سے ظاہر و باطن کے لحاظ سے کسب خیر کیا اور کمالات حاصل کیے۔ یہ لوگ تابعی کے لقب سے ملقب ہوئے۔ پھر قرن ثالث میں تابعین سے جن لوگوں نے علوم ظاہر و باطن سے استفادہ کیا انہیں تبع تابعین کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد تاثیرات میں کمی آنے شروع ہوئی تو صوفیاء کرام نے علم باطن کے حصول کے شوق کو زندہ تر کرنے اور تازہ رکھنے کے لئے قواعد مرتب فرمائے۔ مثلاً کم کھانا، کم سونا، لوگوں سے میل جول کم رکھنا، اھل اللہ کی صحبت میں بیٹھنا، کثرت سے ذکر الٰہی کرنا، سنت نبی ﷺ کو مضبوطی سے اختیار کرنا اور بدعات، لغویات اور بے معنی چیزوں سے بچنا۔ یہ سارے ذرائع وہ ہیں جو شریعت سے اخذ کئے گئے ہیں اور احادیث سے ثابت ہیں۔

صوفیاء کرام میں سے ذوالنون مصریؒ، حضرت جنید بغدادیؒ اور حضرت ابو سعید خراز وغیرہم کی رائے یہ ہے کہ علم شریعت کی طرح علم باطن کا حصول بھی واجب ہے۔

حدیث قدسی:

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے یہ پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں چنانچہ میں نے مخلوقات کو پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان عارفین الٰہی پر ہی صادق آتا ہے۔

حضرت امام حنبلؒ اجتہادی علم و فراست کے باوجود اپنے عہد کے ایک عالم باطن حضرت بشر حافیؒ کے کمالات باطنی کے معترف اور ذاتی طور پر معتقد بھی تھے۔ چنانچہ شریعت کے مسائل پوچھنے والوں کی خود راہنمائی فرماتے اور اگر کوئی مسئلہ علم باطن سے متعلق ہوتا تو سائل کو حضرت بشر حافی

ؒ کے دراقدس کیطرف روانہ فرمادیتے۔

طریقہ نقشبندیہ کی خصوصیات:

مختلف زمانوں میں اس کے مختلف نام رہے ہیں۔حضرت ابوبکر صدیق کی نسبت کی وجہ سے حضرت شیخ بسطامی تک اس طریقہ کو صدیقیہ کہا جاتا رہا۔اور پھر عبدالخالق عجدوانی تک اس کا نام طیفوریہ تھا۔پھر بہاؤ دین نقشبندؒ تک اسے خواجگانیہ کہا گیا۔حضرت مجدد الف ثانیؒ تک نقشبندیہ کے نام سے موسوم رہا اسکے بعد مجددیہ کے لفظ کا اضافہ ہوا جو آج تک مروج ہے۔

حضرت خواجہ بہاؤ دین نقشبند بخاریؒ نے اللہ سے استدعا کی کہ مجھے ایک ایسا طریقہ عنایت فرمایا جائے جو اقرب عن طریق اور موصل الی اللہ ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور آپکو سلوک پر جذبہ کی تلقین کا الہام ہوا اس لئے کہا جاتا ہے کہ دوسرے طریقے والوں کی نہایت اس طریق کے سالکین کی بدایت ہے۔

معروضات مترجم

رسالہ نوری وہ مختصر اور مبارک تصنیف ہے۔ جو اعلیٰ حضرت خواجہ غلام نبی للہیؒ کے نہایت سعادت مند اور باصلاحیت مرید باصفا حضرت مولانا اللہ جوایاؒ نے اپنے پیر کے ارشاد عالی کے مطابق تحریر فرمائی۔ یہ مختصر کتاب طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کے طالبان طریقت کیلئے مجددیہ سلسلہ کی ایک اہم تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر اسکے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ کتاب آب زر سے لکھنے کے قابل ہے تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ دریا کو کوزے میں بند کرنے کا محاورہ اگرچہ معلوم عام ہے لیکن اسکا کامل اطلاق صرف رسالہ نوری پر ہی زیبا ہے۔

مجددیہ طریقہ سے منسلک بہت سے آستانے پاکستان میں خصوصا پنجاب میں موجود ہیں لیکن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے طریقے کی اصلی اور بے غبار جھلک جو حضرت خواجہ شاہ غلام علی دہلویؒ اور حضرت خواجہ غلام محی الدینؒ قصوری دائم الحضوریؒ کا وصف خاص تھی۔ اسکا کامل عکس صرف اور صرف خانوادۂ اعلیٰ حضرت للہیؒ کے طور اطوار میں اور طرز رشد و ہدایت میں نظر آتا ہے۔ موجودہ وقت میں منصب سجادگی اعلیٰ حضرت للہیؒ کی پانچویں پشت کے پاس ہے۔ اور میرے ناقص خیال کے مطابق طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کے معمولات، کمالات، تصرفات اور جملہ آداب کا جو نقشہ اللہ جوایا صاحبؒ نے اپنے پیر و مرشد کے متعلق عوام کے سامنے پیش فرمایا، وہ آج بھی حضرت خامس جناب حافظ و عارف حضرت محمد مطلوب الرسول سجادہ نشین کے قد و قامت اور سیرت و صورت پر بہ تمام و کمال منطبق کیا جا سکتا ہے۔

اور میرا خیال یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت للہیؒ نے حضرت مولانا اللہ جوایاؒ سے مجددیت اور نقشبندیت کا رسالہ نوری کی شکل میں ایسا چوکھٹا تیار کروایا، جس میں اپنی تصویر سجانے کے لئے برآنے والے سجادہ نشین کو ان حدود و قیود کو ملحوظ رکھنا پڑا۔ یہ ایک ایسی قیمتی اور گراں بہا تصنیف ہے۔ جو مریدین اور مرشدین کیلئے بیک وقت رہنما اور نمونہ اخلاق و عمل ہے۔ میرے اس خیال سے میرے ہم مسلک دوست اتفاق کریں گے کہ اگر یہ رسالہ موجود نہ ہوتا تو دوسرے خانوادوں کی طرح یہاں پر بھی افراد خانوادہ کی ذاتی خواہشات اور رجحانات دخیل ہوتے۔ جسکے نتیجے میں مجددیہ طریقہ کی اصلی شکل و صورت مسخ ہو کر رہ جاتی۔ مگر ہزاروں رحمتیں نازل ہوں حضرت مولانا اللہ جوایاؒ کی لحد پاک پر کہ جن کی مساعی جمیلہ کی بدولت کم از کم طریقہ نقشبندیہ آستانہ عالیہ للہ شریف کی حد تک تغیر و تبدل اور ہر قسم کی آلائشوں اور آلودگیوں سے محفوظ رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا اللہ جوایاؒ کی اس گراں قدر تصنیف کا اصلی اور سچا تعارف وہی لوگ

Marfat.com

پیش کر سکتے ہیں جو بحر فقر و تصوف کے شناور اور نکتہ دان اسرار معرفت الٰہی ہوں۔ میں نے اپنی استعداد کا صحیح ادراک کرتے ہوئے۔ اردو ترجمہ کی صورت میں صرف اس بحر ناپیدا کنار کی طرف جانے والے رستے کی نشان دہی کی ہے خصوصاً ان لوگوں کے لئے جن کے لئے اب پنجابی زبان قصہ پارینہ بنتی جا رہی ہے۔ یقیناً اہل ذوق حضرات اس کتاب کی جامعیت اور افادیت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کے فوائد و ثمرات عام کرنے اور ہر پیر بھائی تک پہنچانے کی مسلسل کوشش کرتے رہیں گے۔

اگر میں حضرت مولانا اللہ جوایاؒ کی طرح کمالات ظاہر و باطن کا راز داں ہوتا اور میں بھی انکی اتباع کرتے ہوئے حضرت خامس جناب محمد مطلوب الرسولؒ سجادہ نشین کے اوصاف و کمالات کا ایک خاکہ عوام کے سامنے پیش کرتا تو یقیناً وہ خاکہ اور وہ تصویر اس صورت سے قطعاً مختلف نہ ہوتی جو حضرت اللہ جوایاؒ نے مختلف عنوانات کے تحت اپنے پیر کی سیرت و صورت رسالہ نوری کی شکل میں پیش کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا اللہ جوایاؒ نے طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کی ایک ایسی پرکشش قبائے صفات کو ترتیب دیا جو اعلیٰ حضرت للہی سے لے کر حضرت خامس الحاج حضرت محمد مطلوب الرسول سجادہ نشین مدظلہ کے قامت زیبا پر نہایت راست طریقے سے مزین ہوتی ہے۔ اس لئے رسالہ نوری کو پڑھتے ہوئے اس بات کا بجا طور پر اشتباہ ہوتا ہے کہ مولانا مرحوم نے رسالہ نوری اعلیٰ حضرت للہی کے لئے لکھا یا موجودہ سجادہ نشین حضرت خامس مدظلہ کے لئے؟

سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے کتنا کامل تصرف عطا کیا تھا اعلیٰ حضرت للہیؒ کو کہ جنھوں نے اپنے جانشینوں کو اپنے باطنی رنگ و نور سے ہم آہنگ کر دیا۔

قارئین! اسلام کا اعلیٰ و ارفع تصور حیات انسانی ذہنوں کو مسخر کرنے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ اذہان غیر عادلانہ ماحول کے اثرات سے مسموم نہ ہو چکے ہوں۔

یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسلام کے کامل و اکمل نظام حیات کے ساتھ ساتھ دلوں کو سنوارنے کے لئے مرشدان باطن کے ذریعے رہنمائی کا وہ نظام بھی عطا فرمایا کہ جو دلوں میں اسلام پر ایمان و یقین کو عین الیقین میں بدل دیتا ہے۔ اگر یہ مرتبہ حاصل ہو جائے تو پھر کسی خناس کے وسوسوں سے متاثر ہونا قریب قریب ناممکن ہو جاتا ہے۔

بلاشبہ یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

محمد عبید اللہ (قاری) رتوی

Marfat.com

Marfat.com

حمد

۱۔ کُلی حمد حمید سُہاوے جو حمداندا والی
سب تحیۃ لائق اسنوں بدنی جانی مالی

تمام تعریفیں اسی کو بجتی ہیں جو ہر تعریف کا مالک ہے اور ہر قسم کی عبادت کے قابل وہی ہے۔ خواہ وہ عبادت جسم کی ہو، جان کی ہو یا مال کی ہو۔

Marfat.com

نعت

۲۔ وت درود نبی ﷺ دے تائیں آکھاں دلوں زبانوں
جو مختار الٰہی اسے فائق کل جہانوں

اس کے بعد درود و سلام پیش کرتا ہوں زبان و دل کی گہرائیوں سے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اختیارات کا مالک بنایا اور تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔

Marfat.com

منقبت

۳۔ بھی اصحاباں پاکاں تائیں نالے آل گرامی
دین جہاں تھیں عزت پائی گیا کفر تمامی

اور صحابہء کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین) اور آل اطہار پر سلامتی ہو جن کے وسیلے سے دین اسلام کو عزت حاصل ہوئی اور کفر مغلوب ہو گیا۔

Marfat.com

رسالہ نوری تحریر کرنے کا سبب

۴۔ اتھیں پچھے د ساں تینوں باعث اس رسالہ
قطب زمانہ مرشد میرا حضرت للیانوالا

اس کے بعد اس رسالے کو تصنیف کرنے کا سبب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ زمانے کے قطب اور میرے پیرومرشد اعلیٰ حضرت غلام نبی للہیؒ ہیں۔

۵۔ جس تھیں رونق تازی پائی فیض مجدد والی
جیکو دامن پکڑے اسدا پیندا جام وصالی

جن کے وجود بابرکت سے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کے فیوض برکات از سرنو تازہ ہوئے اور جو شخص بھی آپ کا دامن پکڑ لے وہ وصل ذات باری کا پیالہ پی لیتا ہے یعنی معرفت الٰہی حاصل کر لیتا ہے۔

۶۔ صفت تمام نہ ہوے اس دی توڑے لکھاں دفتر
ات زمانے مثل نہ اس دی کل دا اھے افسر

آپ کی تعریفیں پوری کی پوری بیان نہیں ہو سکتیں خواہ میں کتابوں پر کتابیں ہی کیوں نہ لکھ ڈالوں۔ اس زمانے میں آپ کا ہم رتبہ دوسرا کوئی نہیں اور آپ تمام اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔

۷۔ حافظ عالم عارف کامل ظاہر باطن نوری
تاریا اسنوں نال نظر دے حضرت پیر قصوری

میرے پیرو مرشد جو کہ حافظ قرآن مجید اور اللہ کے عرفان کامل کے مالک، ظاہری اور باطنی لحاظ سے جو کہ نور مجسم ہیں جنہیں حضرت غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری کی نظر کرم نے ہر لحاظ سے کامل واکمل بنادیا۔

۸۔ امر معلیٰ اسدا ہویا میں عاجز دے تائیں
جو آداب طریق ضروری ہندی نظم بنائیں

ان کا مجھ عاجز کو یہ حکم مبارک ملا کہ طریقت وتصوف کے متعلق جو ضروری باتیں ہیں انہیں میں پنجابی اشعار میں قلمبند کروں۔

۹۔ تاں میں موجب مرضی عالی ایہہ آداب طریقت
ویکھ کتاباں نظم بنایا چنگی کھول حقیقت

اسی بناء پر میں نے اپنے پیرو مرشد کی مرضی کے مطابق مختلف کتابیں دیکھ کر آداب تصوف کو پنجابی اشعار میں تحریر کیا۔

نوٹ:

معتبر زرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت للہیؒ کا یہ حکم عام اہل علم ارادتمندوں کے لئے تھا چنانچہ تقریبا 80 رسالے جو کہ سارے کے سارے پنجابی اشعار پر مشتمل تھے آپ کی خدمت میں مختلف علماء ظاہر وباطن نے پیش کئے لیکن آپ نے ان سب میں سے صرف اس رسالے کو منظور فرمایا۔

فقر کے تسلیم کرنے میں لوگوں کے اختلافات

۱۰۔ لوکاں وچ تفاوت وڈی وچ تسلیم فقر دے
بعضے حد تھیں لنگھے بعضے پیر اوریے دھرے

لوگوں میں فقر وتصوف کے تسلیم کرنے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو محتاط خیال کرتے ہوئے سرے سے اس علم کا انکار کر دیتے ہیں۔

۱۱۔ ہک آکھن جے علم فقر دا مولے اہے ناہیں
ہک آکھن جے ات زمانے لبھدا نہیں کدائیں

ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ فقر وتصوف کے علم کا کوئی وجود ہی نہیں ہے اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں کسی جگہ یہ علم دکھائی نہیں دیتا۔

۱۲۔ ہک عصمت دا زعم کریندے نالے کشف کرامت
ایہہ صفتاں جس وچ نہ پاون کرن ہزار ملامت

چنانچہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا خیال یہ ہے کہ صوفی کا معصوم ہونا لازمی ہے اور اس کو کشف بھی لازمی ہو اور اس سے کرامات کا ظہور بھی ہو۔ اور جب وہ یہ صفات کسی پیر و مرشد میں نہیں پاتے تو گلے شکوے کرتے اور عیب نکالنے لگتے ہیں۔

Marfat.com

۱۳۔ نظر کتاباں ول نہ کر دے جو دل آوے کہندے
اہل اللہ دی صحبت کولوں بالکل خالی رہندے

اور یہ لوگ کتابوں کا مطالعہ بالکل نہیں کرتے اور جو جی میں آتا ہے اسے منہ سے اگلتے رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ والوں کی مجلس سے فائدہ حاصل کرنے کے سلسلے میں سراسر محروم رہ جاتے ہیں۔

۱۴۔ ہک بے عقل سفیہاں تائیں ولی گمان کر بندے
بے دیناں گمراہاں نوں اوہ مرشد ونج پکڑیندے

کچھ نادان لوگ ایسے ہیں جو احمقوں کو ولی سمجھنے لگتے ہیں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دے کر ان کو اپنا پیرو مرشد بنا لیتے ہیں۔

۱۵۔ قول انھاندا سر پر مندے چھوڑ قرآن حدیثاں
فقر تے شرع مخالف آکھن جھوٹے قول خبیثاں

یہاں تک کے یہ لوگ ایسے بیوقوف لوگوں کے قول کو ہر صورت میں مانتے اور قرآن کریم اور حدیث پاک کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اور حد یہ ہے کہ وہ تصوف اور شریعت کو ایک دوسرے کا مخالف ٹھہرا دیتے ہیں یہ کس قدر لغو اور بے ہودہ بات ہے۔

۱۶۔ بعضے ہرگز طلب نہ کردے کہندے کوڑے لافی
پیو دادا جو کردا آہا اوہو سانوں کافی

اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو تصوف کی طلب ہرگز نہیں رکھتے۔ یہ جھوٹے اور زبان دراز

Marfat.com

لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا جو کچھ کرتے رہے ہیں وہی کچھ ہمارے لئے کافی ہے یعنی کسی پیر و مرشد کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۷۔ بعضے ادب نہ کردے ولیاں قدر نہ انھاں جانن

بعضے کرن طواف قبوراں سجدہ روا پچھانن

اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو حقیقی اولیاء اللہ کا ادب واحترام نہیں کرتے اور ان کے درجات کو نہیں پہچانتے جبکہ بعض ایسے ہیں جو حدود شریعت کو توڑ کر قبروں کے طواف کرنے لگ جاتے ہیں اور سجدہ کرنے تک کو جائز ٹھہرا لیتے ہیں۔

۱۸۔ ایہہ رسالہ نوری بنیا کارن رد انھاندے

عمل کریسن اسدے اتے وڈے بخت جھاندے

چنانچہ زیر نظر کتاب (رسالہ نوری) ایسے ہی افراط و تفریط کے شکار لوگوں کے خیالات کی تردید کے لئے تصنیف کیا گیا ہے۔ یقیناً وہی لوگ اس پر عمل پیرا ہوں گے جو انتہائی خوش نصیب ہیں۔

۱۹۔ علم فقر دا شرع موافق چنگیاں کر تقریراں

اسدے وچ بیان کرے ساں ہور آداب فقیراں

میں (حضرت مولانا اللہ جوایاؒ) اس رسالے میں نہایت معتبر اور مدلل طریقے سے یہ بات کھول کر بیان کروں گا کہ فقر اور شریعت دونوں ایک ہی ہیں اور ان میں کوئی اختلاف نہیں نیز اہل صفا کے آداب کا بھی ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے کون سے کمالات مخصوص فرمائے۔

Marfat.com

۲۰۔ دو کمال بندے دے کارن کیتے حق مقرر
ہک انھاں تھیں ظاہر اہیئے دوجا باطن اندر

اللہ تعالیٰ نے دو کمالات انسان کو عطا فرمائے ہیں جن میں سے ایک کا تعلق ظاہر سے ہے اور دوسرے کا تعلق باطن سے۔

۲۱۔ ظاہر نیک عقیدہ اہیے روزہ حج زکوٰتاں
واجب سنت ترک مناہی فرضی ہور صلوٰتاں

ظاہر کا تعلق درست عقیدے، روزے، حج اور فرض نمازوں سے ہے۔ نیز واجبات دین کو لازم جاننا، سنت کو اختیار کرنا اور تمام منع کی گئی چیزوں سے بچنا (یعنی شریعت نے جن چیزوں کو منع کیا ہے)۔

۲۲۔ باطن تصفیہ قلبی آیا جہڑا راہ ولائیت
قرب الٰہی حاصل کرنا جسدی نہیں نہایت

باطنی کمال کا تعلق دل کی صفائی سے ہے۔ جو کہ حقیقت میں ولائیت (اللہ تعالیٰ کی دوستی) کا رستہ ہے اور جسکے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

۲۳۔ پہلا ثابت نال دلیلاں انیویں دوجا جانیں
دونویں نال حدیث تے آیت ثابت شک نہ آنیں

انسان کا ظاہری اور باطنی کمال دونوں دلائل سے ثابت ہیں۔ دراصل دونوں کمالات

Marfat.com

آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ سے ثابت ہیں جن میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

۲۴۔ فقہ وچ دلیلاں اول وچ اصول سمہالیں
علم تصوف وچ دلیلاں دوجے سندے بھالیں

علم فقہ اور دوسرے علوم میں پہلے تم دلائل کو سنو گے اور پھر مانو گے یا عمل کرو گے۔ لیکن علم تصوف میں پہلے تمہیں عمل کرنا پڑے گا اور پھر دلائل آپ سے آپ روز روشن کی طرح عیاں ہو جائیں گے۔

۲۵۔ طرف دوئے رب اشارہ کیتا آیت شرح صدر دی
جسنوں شرح صدر دی ہوے روشن مثل قمر دی

اللہ تعالیٰ نے اس دوسرے کمال کی طرف اشارہ فرمایا (افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہ) مراد یہ ہے کہ جس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا گیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور عطا ہوا ہے۔ اور جب شرح صدر حاصل ہوتی ہے تو دل چاند کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔

۲۶۔ بھی فرمایا وچ اساڈے جیکو کرے مجاہدا
راہ دکھاون اسنوں دائم کرے مشاہدا

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ (والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا) مطلب یہ کہ جو شخص بھی معرفت الٰہی کے راستے پر پوری یکسوئی کے ساتھ چل پڑے تو پھر اللہ تعالیٰ خود اس کی راہنمائی فرماتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ تجلیات ربانی سے فیض یاب ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

۲۷۔ آیا وچ حدیث صحیح دے ربنوں کریں عبادت
گویا ویکھیں اسدے تائیں پاسیں تد سعادت

صحیح حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ جب تم عبادت کے لئے کھڑے ہونو تمہاری کیفیت یہ ہونی چاہئے کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو تب تمہیں سعادتیں نصیب ہونگی۔

حدیث مبارکہ: ان تعبدالله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جیسے کے تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں تو دیکھ ہی رہا ہے۔

۲۸۔ بھی خطاب تمامی آیا مومن ڈرو تمامی
جیوں کر حق ڈرن دا اسے ہر دم رہو سلامی

اور مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔(اتقو اللہ حق تقاتہ) یعنی اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جیسا کے اس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور ہمیشہ اپنے آپ کو اس کے آگے جھکائے رکھو۔

۲۹۔ ایہہ دو باجھ صفائی قلبی باجھ فنا نفس دے
حاصل ناہیں طلبیں انہاں تاں روح وچ قفس دے

یہ دونوں صفتیں (اخلاق اور تقویٰ) سوائے دل کی صفائی اور نفس کو سنوارے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں اسلئے جب تک جسم میں جان ہے ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا لازم ہے۔

Marfat.com

۳۰۔ بہتے ہور دلائل اسدے آنن اہل صفائی
جیکر سبھے لکھاں اتھے ہوندی اے لمیائی

اس کے متعلق صوفیاء حضرات بہت سے دلائل پیش کرتے ہیں اگر میں ان سب کو لکھوں تو طوالت ہو جائے گی۔

Marfat.com

ولایت کے معنی کیا ہیں

۳۱۔ جان ولایت کے کجھ اھۓ معنے اسدے تائیں
قرب الٰہی ہے دو بھتیں میں تینوں سمجھائیں

اب تم یہ سمجھو کہ ولائت کے معنی اور حقیقت کیا ہے۔ میں تمہیں یہ سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے قرب کا مدار دو نکتوں پر ہے۔
بھتیں: تختیاں یا سبق

۳۲۔ ہک تاں نال تمامی خلقاں قرب الٰہی جانیں
نال خواص ملائک آدم دوجا قرب پچھانیں

ایک نکتہ تو یہ یاد رکھو کہ ان فطری صفات (قوت غضبی، قوت شہوی، اور جزب ایثار) کو اعتدال میں رکھ کر اللہ تعالٰی کا قرب حاصل کرو۔ اور دوسرا یہ کہ فرشتوں کے اوصاف (یعنی عبادات کو دوام کے ساتھ بجالانا) اپنا کر ذات خداوندی کی معرفت حاصل کرو۔

۳۳۔ پر جو قرب ملائک والا چڑھدا اتاں نائیں
پہلے روز مقام جو حاصل دائم رہے اتھائیں

لیکن فرشتوں والے قرب میں بلند پروازی نہیں ہے۔ جو مقام پہلے دن حاصل ہوتا ہے ساری عمر اسی مقام پر انسان گزار دیتا ہے۔

۳۴۔قرب بشر دا چڑھدا اتاں اسدی حد نہ کائی
دائم وچ ترقی ہوندا رتبہ اہل صفائی

اور جو قرب اور عرفان انسانی فطری قوتوں کو سنوار کر حاصل کیا جاتا ہے وہ ہر دم ترقی پذیر رہتا ہے۔ اور صوفیا کے مقامات ہمیشہ روبہ ترقی رہتے ہیں۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

۳۵۔ جاں ایہہ قرب ترقی والا تھیوے کجھ بھی معتد
نام ولایت رکھدے اسدا درجے اسدے بیحد

جب یہ ترقی پذیر قرب خداوندی کسی نہ کسی حد تک باطن کے حواس کے ادراک میں آجاتا ہے تو اسے ولائیت کا نام دے دیا جاتا ہے اور پھر ولائیت کے درجات بے شمار ہیں۔

۳۶۔دائم ذکر دلے دا طاعت پتہ اسدا پائیں
جسدے وچ نہ پایا ونجے ولی خدا دا نائیں

دل ہر وقت ذکر میں مشغول رہے اور اطاعت خداوندی اور اطاعت رسول ﷺ بطور علامت موجود ہوں اور جس کے اندر یہ دونوں باتیں نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کا ولی کسی صورت نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

فقر وسلوک کے فوائد

۳۷۔ فائدے فقر زیادہ حد تھیں بعضے تدھ سنائیں
سن کے راہ فقر دا طلبیں مفت نہ عمر ونجائیں

فقر کے فائدے حد سے زیادہ ہیں ان میں سے بعض میں تمہیں بتاتا ہوں اور یہ فائدے سن کر اپنی زندگی برباد نہ کرنا بلکہ تصوف کے راستے کو اختیار کرنا۔

۳۸۔ نال توجہ اہل اللہ دی دل تدھ ہوسی ذاکر
دل ذاکر ایمان نہ ویندا کریں تسلی خاطر

اللہ والوں کی توجہ سے دل ذکر کرنا شروع کر دیتا ہے اور جب دل ذاکر بن جاتا ہے تو ایمان ہاتھ سے نہیں جاتا اس بات کو دل میں بٹھالو۔

۳۹۔ خودی تکبر حسد بخیلی باقی ہور رذائل
ذکر دلے دی برکت سے تھیں کلی ہوندے زائل

خود پسندی، بڑائی، حسد، کنجوسی اور باقی تمام بری عادات دل کے ذاکر ہو جانے کی برکت سے مکمل طور پر ختم ہو جاتی ہیں۔

۴۰۔ شوق اوامر ترک مناہی ہور آثار عجیبہ
اس تے آن مرتب ہوندے کھلے جد نصیبہ

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کا شوق اور اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے

Marfat.com

بچنے کی خواہش اور دوسری عجیب وغریب علامات ظاہر ہوں گی جب تمہارا نصیب جاگ اٹھے گا۔

۴۱۔ عشق الٰہی حاصل ہوندا جہڑا اصلی مقصد
عاشق سدا حیاتی ملدی جسدی ناہیں سرحد

اللہ تعالیٰ کا عشق حاصل ہو جائے گا جو حقیقی مقصد ہے۔ اور عشق کی وجہ سے عاشق کو وہ زندگی حاصل ہوتی ہے جس کا کوئی اختتام نہیں ہے۔

حکایت نمبر ا

۴۲۔ وچ قشیری بو علی تھیں قصہ آیا نادر
جے اس لاھیا سامی اندر ہک فقیر مسافر

رسالہ قشیریہ میں بوعلی نے ایک عجیب وغریب قصہ لکھا ہے۔ کہ انھوں نے ایک مرتبہ غریب مسافر کی میت کو جب قبر میں اتارا۔

۴۳۔ کفنے دا بند کھول شتابی رکھیوس سر زمین تے
تا جے اللہ ویکھ غریبی رحمت کرے حزین تے

تو جلدی سے انھوں نے اس کے کفن کا بند کھول کر اس کا سر زمین پر رکھ دیا۔ تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی غربت کو دیکھ کر اس مسکین پر رحم کرے۔

Marfat.com

۴۴۔ کھول دو اکھیں بو علی نوں کیہوس باہشیاری
اللہ مینوں عزتاں دتیاں توں کیوں کریں خواری

اس میت نے اچانک دونوں آنکھیں کھول کر بوعلی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے عزت بخشی ہے تم مجھے کیوں پریشان اور خستہ حال کرنا چاہتے ہو۔

۴۵۔ کہیا بو علی ایہہ سن کے اے سرتاج توں میرا
جیون پچھے موت بھی ہوندا اسدا کریں نکھیڑا

بوعلی نے یہ سن کر اس میت سے کہا کہ اے میرے محترم مجھے اس بات کی خبر دینا کہ کیا موت کے بعد زندگی بھی ہوتی ہے؟ (اس کی حقیقت بتا دیں)۔

۴۶۔ اس کہیا میں زندہ انیویں کل محب الٰہی
روز قیامت دے وچ کرساں میں تیری پڑگاہی

تو وہ میت بولی کہ میں زندہ ہوں اور میری طرح ہی سے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے تمام لوگ زندہ ہوتے ہیں۔ اور میں قیامت والے دن تمھاری سفارش کروں گا۔

مسئلہ نمبرا

۴۷۔ شرح صدور کتابے اندر اول شان شہیداں
شیخ سیوطی ثابت کیتا وڈیاں کر تاکیداں

شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب شرح الصدور میں تحقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے

کہ سب سے اونچی شان شہیدوں کی ہے۔

۴۸۔ وت لکھیا ایہہ شان شہیداں جو مارے تلواریں
شان شہیداں حب الٰہی وڈا ہے سو واریں

اور پھر یہ تحریر کیا کے یہ بلند شان ان کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں تلوار سے جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں۔لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت کے شہید ہوتے ہیں ان کا درجہ کئی گنا اعلیٰ و افضل ہے۔

۴۹۔ جسے روح اٹھاندے یعنے پل وچ ہر جا جاون
جے چاہن اوہ سیر اسماناں عرشوں لگھ سدھاون

یعنی محبت الٰہی کے شہیدوں کے جسم روح کی مانند ہیں اور وہ پل بھر میں کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔اور اگر آسمانوں کی سیر کرنا چاہیں تو عرش سے بھی آگے نکل جاتے ہیں۔

۵۰۔ نقل عجیبہ اس کتابے بے ہوری جائی آیا
چنگا حال مناسب آہا لکھ کر پایا اتھے

اسی کتاب یعنی شرح الصدور میں ایک اور عجیب وغریب روایت بیان ہوئی ہے۔چونکہ موقعے کے مطابق بات تھی اس لئے میں اسے یہاں درج کر رہا ہوں۔

حکایت نمبر۲

۵۱۔ شیخ عمر ہک مرد خدا دا کردا ہے روایت
جے میں گیا طرف جنازے ہکی اہل ولایت

شیخ عمر ایک مرد خدا روایت کرتے ہیں کہ میں ایک اللہ تعالیٰ کے ولی کے جنازے میں شامل ہوا۔

۵۲۔ جد جنازہ پڑھیا اساں ہوئی دفن تیاری
کے ڈٹھا جے ساوے پنکھی آئے مار اڈاری

ہم نے جنازہ پڑھ لیا اور تدفین کی تیاری کرنے لگے تو کیا دیکھا کہ سبز رنگ کے پرندے ہوا میں اکٹھا ہونا شروع ہو گئے۔

۵۳۔ نال انبوہ انہاندے بھریا خالی پیٹ سما دا
ہک وڈیرا لتھا اتوں چایوس ولی خدا دا

ان پرندوں کے ہجوم سے فضا بھر گئی ان میں سے ایک بڑا پرندہ نیچے اترا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے ولی کو اٹھا لیا۔

۵۴۔ سارا نگل اس پیٹے پایا جیوں نگلیندا دانا
اڈ کے پھیر ہوائی چڑھیا طرف فلک دی دھانا

اس پرندے نے اللہ تعالیٰ کے ولی کی میت کو ایسے نگل لیا جیسے دانہ نگلا جاتا ہے۔ اور پھر

Marfat.com

اڑ کر فضاؤں میں دور کہیں گم ہو گیا۔

۵۵۔ جس ویلے میں ایہہ کم ڈٹھا بہت تعجب ہویا
ویکھ عجیبہ قدرت رب دی ہو حیران کھلویا

جب میں نے یہ واقعہ دیکھا تو مجھے سخت تعجب ہوا اور میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ششدر اور ہکا بکا رہ گیا۔

۵۶۔ استوں پہلے شخص ہوا تھیں ہویا آہا نازل
نال جنازے رلیا آہا مینوں تھیا مقابل

اس سے پہلے ایک شخص ہوا سے نازل ہو کر اور جنازے میں شامل ہوا تھا۔ اور میرے بالکل سامنے کھڑا تھا۔

۵۷۔ ناں متعجب ہوتوں اس تھیں اس مینوں سمجھایا
ایہہ شہید محبت ربدی تاں ایہہ رتبہ پایا

اس نے مجھے کہا تم حیران مت ہو یہ اللہ تعالیٰ کا ولی اللہ کی محبت کا شہید تھا اس لئے اسے یہ رتبہ ملا ہے۔

۵۸۔ جو تلواراں سر پر جھلکے پاون شان شہادت
روح اٹھاندے جسے باجوں جنت لین سعادت

جو لوگ اپنے سروں پر تلواروں کے وار سہتے ہیں اور درجہء شہادت حاصل کرتے ہیں

Marfat.com

انکی روحیں جسم کے بغیر جنت کی نعمتوں سے مستفید ہوتی ہیں۔

۵۹۔ پر جو کٹھے حب الٰہی جے روح اٹھاندے
تاہیں سبز۔ پکھیرو انہاں سن جے لیجاندے

لیکن جو محبت الٰہی کے شہید ہیں ان کی روحیں جسموں سمیت جنت میں پہنچائی جاتی ہیں۔اور سبز پرندے ان کی روحیں جسموں سمیت لے جاتے ہیں

۶۰۔ اوتھے سبز پکھیرو انہاں گلڑھی اندر پاون
وچ بہشتاں سیر کریندے جو چاہن سو کھاون

وہ سبز پرندے انہیں اٹھائے پھرتے ہیں، جنت کی سیر کرتے ہیں اور جو دل چاہتا ہے کھاتے اور پیتے ہیں۔

دل کے امراض

۶۱۔ حضرت پیر مجدد صاحب لکھدے وچ مکتوباں
جیونکر مرض جسے وچ ہوندی اینویں وچ قلوباں

حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنی کتاب مکتوبات شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ جیسے جسم کی بیماریاں ہوتی ہیں ایسے ہی دل کی بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔

Marfat.com

۶۲۔ مرض جسے دی گرمی سردی یا ہووے سردردی
مرض قلب دی غفلت ذکروں اندر کالا کردی

جسمانی بیماری تو گرمی، سردی یا درد سر وغیرہ ہو سکتا ہے۔ لیکن دل کا مرض ذکر سے غفلت ہے جس کی وجہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

۶۳۔ جیونکر مرض جسے دی تینوں ورد نمازوں ٹھاکے
قلبی مرض ایمانوں ٹھاکے ویسیں دین کھڑا کے

جسطرح جسمانی امراض نماز روزہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ اسی طرح دل کی بیماریاں ایمان سے دور کرنے والی ہوتی ہیں اور دین وایمان ضائع کر کے دنیا سے رخصت ہونے کا خطرہ ہے۔

۶۴۔ اس مرضے دا دارو ڈھوڈن چیتا اس نہ آوے
بہت ضروری دارو اسدا مت ایمان لیجاوے

افسوس کے دل کی بیماری کے علاج کا تجھے خیال ہی نہیں حالانکہ اس کا علاج تو بے حد ضروری ہے تاکہ دین وایمان پر خاتمہ نصیب ہو۔

۶۵۔ ایہہ وگڑے وت سورے ناہیں جسہ سر پر فانی
طلب دوا اس مرضے کارن مت کو لگے کانی

دل اگر بگڑ گیا تو درست نہ ہو گا یعنی روح خراب ہو جائیگی اور جسم تو ہر حال میں فنا

Marfat.com

ہونے والی شے ہے۔دل کی دوا تلاش کرو شائد کوئی دل کا طبیب یعنی پیر روشن ضمیر میسر آ جائے۔

٦٦۔ جیکو اسنوں مرض نہ سمجھے اوہ سفیہ دیوانہ
جو سمجھے پھر فکر نہ کردا غفلت تیر نشانہ

جو دل کی غفلت کو مرض ہی نہ سمجھے وہ تو پاگل اور احمق ہے۔اور جو اسے سمجھتا ہو اور اس کا علاج نہ کرے وہ بدبختی کا شکار ہے۔

٦٧۔ اس مرضے نوں عقل معادی باجھوں کو نہ سمجھے
عقل معاشی ناقص تائیں ہرگز ایہہ نہ سجھے

حقیقت یہ ہے کہ دل کے مرض کو عقل معادی (یعنی وہ عقل جو کہ اخروی نفع و نقصان پر نظر رکھنے والی ہو) کے بغیر کوئی نہیں جان سکتا۔اور عقل معاشی (یعنی وہ عقل جو صرف اس زندگی کے لوازمات پر نظر رکھنے والی ہو) کی رسائی سے یہ حقائق بہت بلند اور ماورا ہیں۔

٦٨۔ جیکر مولیٰ عقل معادی کیتا تیرے حصے
دارو طلب فقر دا ایتھا چھوڑ بے فائدے قصے

اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے آخرت پر نظر رکھنے والی عقل عطا فرمائی ہے تو دل کی بیماریوں کے لئے فقر و تصوف ہی واحد علاج ہے اسی کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

معاد: لوٹ کر جانے کی جگہ

معاش: کھانا کھانا، اس دنیا کی زندگی گزارنا

Marfat.com

طلب فقر اور ولائیت کے معنی

۶۹۔ جسنوں طلب فقر دی ناہیں اوہ محروم ازل دا
غرہ دنیا فانی اتے واقف نہیں اصل دا

جسے فقر کی تلاش ہی نہیں وہ پیدائشی اور ازلی بدنصیب ہے۔ اور اصلیت سے بے خبر ہونے کی وجہ سے فانی دنیا پر مغرور اور فریفتہ ہے۔

۷۰۔ باجھ فقر دے تقویٰ کامل ہوندا ناہیں حاصل
جس ایہہ دولت رب تھیں پائی تقویٰ اسدا کامل

یہ جان لو کے فقر کے بغیر کامل تقویٰ اور پرہیز گاری حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور جس کے پاس فقر کی دولت ہے وہی کامل متقی ہے۔

۷۱۔ جس وچ بو فقر دی ناہیں توڑے زاہد عالم
تقویٰ اسدا ناقص اہنے قلب نہ اسدا سالم

جس شخص پر فقر و تصوف کے اثرات مرتب نہیں ہوتے وہ دنیا سے کتنا ہی دور اور عبادت گزار کیوں نہ ہو اس کا دل کسی صورت بھی آلائشوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

۷۲۔ طلب فقر دی لازم جانیں غافل تھیویں ناہیں
باجھ فقر دے درجے عالی ملدے نہیں کدائیں

علم فقر کا حصول لازم سمجھو اور کسی طرح بھی اس سے غافل نہ ہو۔ کیونکہ فقر کے بغیر اعلیٰ

درجات کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتے۔

۷۳۔ بھاویں عالم فاضل ہوے بھاویں حافظ قاری
پڑھے پڑھائے لوکاں تائیں صدقہ اس دا جاری

خواہ کوئی عالم و فاضل ہو یا حافظ و قاری ہو لوگوں کو دین کی تعلیم دیتا ہو اور اسکی نیکیاں پھیل رہی ہوں۔

۷۴۔ باجھ فقر دے خطرہ وڈا نفس پلید نہ مردا
ہر قولے ہر فعلے اندر نیت صاف نہ کردا

فقر کے حصول کے بغیر اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ سرکش نفس انسانی عقلی شرارتوں سے بعض نہ آئے گا۔ کیونکہ پوشیدہ طریقہ سے نفس اپنی کاروائیاں انسانی قول و عمل میں جاری رکھتا ہے اور کسی بھی طرح راہ راست پر نہیں آتا۔

۷۵۔ وچ حدیث صحی دے آیا جاں رب تھی سی قاضی
عالم غازی کھوٹے پوسن رب نہ ہوسی راضی

صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالی کی عدالت قائم ہوگی کتنے ہی علماء اور مجاہدین خسارے میں پڑ جائینگے۔ اور اللہ تعالی ان سے راضی نہ ہوگا۔

نوٹ: حدیث کا پورا مفہوم یہ ہے کہ حافظ اللہ تعالی کے دربار میں پیش ہوگا اپنی تلاوت کی وجہ سے اجر کا طلب گار ہوگا۔ اللہ تعالی اس سے فرمائے گا کہ تو نے قرآن کی تلاوت کر کے لوگوں پر اپنا رعب جمایا۔ چنانچہ میں نے تمھاری قرآن خوانی کی شہرت ہر طرف پھیلا دی۔ تم جو چاہتے تھے وہ

تمہیں مل گیا اب مجھ سے کیا مانگتے ہو۔

پھر عالم پیش ہوگا اور اپنی علمی خدمات پر انعام چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم بھی اپنے علم وفضل کا سکہ لوگوں کے دلوں پر جمانا چاہتے تھے۔ میں نے تمھاری شہرت دنیا میں دور دور تک پھیلا دی تمہارا انعام تمہیں مل گیا اب مجھ سے کیا توقع رکھتے ہو۔

پھر ایک غازی پیش ہوگا اور عرض کرے گا اے اللہ میں نے تیرے رستے میں جہاد کا حق ادا کر دیا مجھے بخشش اور عطاء سے نوازا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم اپنی جرات و بہادری دکھا کر لوگوں کو مرعوب کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ میں نے تمہاری ہیبت لوگوں کے دلوں میں بٹھا دی اب تم مجھ سے کس بات کا تقاضا کرتے ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان تینوں کو لے جا کر جہنم میں جھونک دو۔ یعنی نیکی کے کام میں دکھاوا ہرگز جائز نہیں

۷۶۔ دوجی واری عمر نہ ملسی آون وت نہ ہوسی
جیکر پلے کجھ نہ پیا لہو ہنجوں روسی

اس دنیا کی زندگی دوبارہ نہیں ملنی اور نہ ہی اعمال صالحہ کا موقعہ۔ اگر نیک اعمال سے انسان کا دامن خالی ہوگا تو وہ خون کے آنسو بہاتا رہے گا۔ لیکن وہ آنسو بے فائدہ ہوں گے۔

۷۷۔ وچ احیا دے آکھن بعضے لکھیا تدھ سنائیں
طلب سلوک فریضہ آئی ہر ہر مسلم تائیں۔

کتاب احیاء علوم دین میں امام غزالیؒ نے بعض اہل علم کے اقوال تحریر کئے ہیں کہ سلوک یعنی فقر کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے۔

Marfat.com

۷۸۔ بھی حق کیتا امت تائیں امر جہاد یقینی
مومن قتل کریہن کافر جہڑے دشمن دینی

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد اور قتال فرض کیا ہے تاکہ اگر تعلیم و تبلیغ کے راستے بند ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے کلمے کو بلند کرنے کے راستے میں جو کافر رکاوٹ بن رہے ہوں انھیں بذریعہ تلوار رستے سے ہٹا دیا جائے۔

مترجم: جیسا کے مولانا رومی نے فرمایا:

نقش حق راہم بہ امر حق شکن
بر زجاج دوست ، سنگ دوست زن

یعنی اللہ تعالیٰ کے نقش کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مٹا دو اور دوست کے شیشے کو دوست کے پتھر سے ہی توڑ دو۔

۷۹۔ وڈا دشمن دینی کافر نفس پلید پچھانی
ایہہ گھر اندر اوہ دراڈے ایہو نکتہ جانی

لیکن دین کا سب سے بڑا دشمن نفس ہے اس بات کو جان لو۔ اور اس حقیقت کو پیش نظر رکھو کہ کافر دشمن تو کچھ نہ کچھ زیادہ یا کم فاصلے پر ہوتا ہے جبکہ اور نفس جو جسم کے اندر چھپا ہے وہ زیادہ خطرناک دشمن ہے۔

۸۰۔ جنگ کبیر شہادت کبریٰ نفسے نال لڑائی
کافر حربی کوہنے نالوں کتنے تول سوائی

بہت بڑی جنگ اور سب سے بڑی شہادت اپنے نفس کے خلاف جنگ کرنا ہے۔ اس

Marfat.com

کادرجہ میدان جنگ میں کفار کو قتل کرنے سے کئی گنا زیادہ ہے۔

جیسا کے حدیث پاک میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایک غزوہ سے واپسی پر صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا (رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر) ہم ایک چھوٹے جہاد سے لوٹ رہے ہیں اور ایک بڑے جہاد کی طرف جا رہے ہیں (اس سے مراد تربیت ذات ہے)

مولانا روم: قد رجعنا من جهاد الاصغریم باتبے اندر جهاد اکبریم

۸۱۔ آئتاں نال وجوب طلب دا لکھدے کل مشائخ
طلب سلوک ضروری جانی اوسچ ہوویں راسخ

قرآنی آیات کے دلائل کے ساتھ تمام مشائخ نے فقر کے طلب کرنے کو واجب ثابت کیا ہے۔ چنانچہ تم سلوک کا حصول لازمی سمجھو اور اس میں پختگی حاصل کرو۔ قرآن میں آتا ہے کہ (یا ایها الذین امنو اتقوالله حق تقته)۔

۸۲۔ قرب الٰہی حد نہ کائی کریں قناعت ناہیں
طلب مدارج واجب آئی ناقص کامل تائیں

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو اور کسی مقام کو آخری یا کافی نہ جاننا۔ اونچے سے اونچا درجہ طلب کرتے رہنا ہر مبتدی اور منتہی پر لازم ہے۔ نہ خالق کے جلووں کا کوئی اختتام ہے نہ سالک کے سفر کا انجام۔ کیونکہ ہر روز اللہ تعالیٰ ایک نئی شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔

Marfat.com

کل یوم ھو فی شان

۸۳۔ رب زدنی علما کیہا سرور ﷺ وچ دعائیں
امر درود بھی امت کیتا روز قیامت تائیں

نبی کریم ﷺ نے دعا میں فرمایا اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور پھر درود شریف کا حکم فرمایا۔ جسکے ذریعے مسلمان قیامت تک اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کے درجات کی بلندی کی دعائیں مانگتے رہیں گے۔

قرآن: ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی

فقر کے حصول کا طریقہ

۸۳۔ طلب فقر دی انج نہ ہوندی ویکھیں کھول کتاباں
یا سن وعظ کماویں نیکی کر امید ثواباں

فقر تصوف یوں ہی حاصل نہیں ہوتا کہ متعلقہ کتابیں پڑھ کر اور علماء کے وعظ ونصیحت سن کر یہ سمجھنا کہ ہم نے بہت نیکیاں کمالی ہیں۔

۸۴۔ طرح طلب دی دساں تینوں جیکر ہیں تو شائق
دامن مرشد کامل پکڑیں چھوڑیں کل علائق

تصوف کے حصول کا طریقہ میں تمہیں بتاتا ہوں بشرطیکہ تمہارے دل میں شوق ہو۔ پہلا

Marfat.com

ضروری کام یہ ہے کہ کسی کامل مرشد کا دامن پکڑو اور باقی تمام تعلقات کو ایک طرف رکھ دو۔

۸۵۔ پنجاہ ہزار ورھے دا پینڈا اصل قلب دا آیا
پہلی پوڑھی حاصل جانیں جس ایہہ درجہ پایا

انسان اپنی محنت و عبادت کیساتھ اگر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہے تو پچاس ہزار سال کے بعد اصل قلب کے مقام تک پہنچے گا۔ جبکہ کامل مرشد کی برکت اور اخلاص کے ساتھ یہ مقام حاصل کرنا دنوں کی بات ہے۔ یہ باطن کا پہلا سنگ میل ہے۔ ایسے ہی لاتعداد مقامات ہیں۔ جن کے حصول میں اگر کامل مرشد کی تربیت حاصل نہ ہو تو لاکھوں سال کی عمر بھی کم رہے گی۔

۸۶۔ اوتاں ہور مقام بتیرے اتھیں بہت معلیٰ
ایہہ تاعشر عشیر نہ انہاں ایہہ راہ نہیں سکھلا

اسکے بعد آگے کے مقامات بہت بلند و بالا ہیں مقام قلب تو ان کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ بلاشبہ یہ راستہ بہت طویل اور کٹھن ہے۔

۸۷۔ مرشد بن نہ طاقت تیری جے ایہہ پینڈے کپیں
مرشد چاڑ کھڑیسی تینوں جاں ونج پلا نپیں

مرشد کے بغیر تم یہ فاصلے طے نہیں کر سکتے اگر مرشد کامل کا دامن پکڑو گے تو وہ تمھیں یہ سب منازل طے کرا دے گا۔

Marfat.com

۸۸۔ پر چاہیئے جے مرشد کامل پیر مجدد پکڑیں
توڑے بہت دراڈا ہووے نال ادب دے اپڑیں

میری غیر جانبدارانہ رائے میں طریقہ مجددیہ سے فیضیاب کسی کامل مرشد سے ناطہ جوڑو اور ادب واحترام سے اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ چاہے وہ تم سے کتنی ہی دور کی مسافت پہ ہو۔

۸۹۔ جاں ایہہ دولت رب دے کولوں تینوں حاصل ہوئی
نال توجہ زحمت قلبی دور کریسی سوئی

جب اللہ تعالیٰ کے دربار سے تمہیں کامل مرشد کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمت حاصل ہوگئی تو یہ یقین کرلو کہ وہ مرشد اپنی توجہات سے تمہارے قلبی مسائل کو حل کردے گا۔

۹۰۔ مویا قلب کریسی زندہ کرکے دم عیسائی
تینوں وت حیاتی ملسی جس فنا نہ آئی

کامل مرشد تمہارا مردہ قلب ایسے زندہ کردے گا جیسے حضرت عیسیٰؑ مردوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ فرماتے تھے۔ اس سے تمہیں وہ زندگی حاصل ہوگی جس میں کبھی موت کا گزر نہ ہوگا۔

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

طریقہ مجددیہ کے فضائل

۹۱۔ فقر طریق مجدد صاحب ہے اکسیر برابر
طالب صادق نوں پہنچاوے وچ درگاہ دے سر پر

فقر و تصوف میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا طریقہ اکسیر کی مانند ہے (جیسے اکسیر لوہے اور تانبے کو سونے میں بدل دیتی ہے) اسی طرح مرشد اپنی توجہات اور طریقہ نقشبندیہ سے سالک صادق کو دربار الٰہی میں پہنچا دیتا ہے۔

۹۲۔ ایہہ طریقہ کل تھیں فائق کیتا اللہ مالک
اس وچ کجھ ریاضت ناہیں حال مناسب سالک

اس طریقہ کو اللہ تعالیٰ نے سب طریقوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس طریقے میں زیادہ مشقت بھی نہیں صرف سالک کی استعداد کے مطابق محنت درکار ہوتی ہے۔

۹۳۔ سنت اتے عمل اٹھاندا بدعت کنوں دوری
باجھوں سنت وجد کرامت سبھ کجھ نامنظوری

طریقے مجددیہ کے صوفیا، سنت نبی ﷺ پر عمل کرنے والے اور ہر قسم کی بدعتوں سے دور رہنے والے ہوتے ہیں۔ جان لو کہ سنت رسول ﷺ پر عمل پیرا ہوئے بغیر کشف و کرامات سمیت سب کچھ مردود ہے۔

Marfat.com

۹۴۔ برکت سنت نبوی ﷺ سیتی رتبہ انہاں عالی
وطن ولائت کبریٰ رکھدے رہندا کو نہ خالی

سنت نبویہ ﷺ پر عمل کی بدولت ان مرشدین کامل کا رتبہ بہت بلند ہے یہ ولائت کبریٰ (ولائت نفس) پر فائز ہوتے ہیں۔اور کسی کی جھولی خالی نہیں رہنے دیتے۔

۹۵۔ اول کے طریقے اندر بدعت ہرگز ناہی
سارے شرع موافق آہے باعث فیض الٰہی

حقیقت یہ ہے کہ پہلے پہل کسی بھی طریقے میں کوئی بدعت موجود نہیں تھی۔اور سبھی طریقے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شریعت پر قائم تھے۔

۹۶۔ پچھے بدعت کاری بعضیاں اندر ظاہر ہوئی
اس طریقے اندر اج تک بدعت ناہیں کوئی

پھر رفتہ رفتہ بعض طریقوں میں بدعات کا ظہور ہونے لگا۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے طریقہ مجددیہ میں آج تک کوئی بدعت داخل نہیں ہو سکی۔

۹۷۔ ہور طریقیاں والے جتھے ختم سلوک کریندے
انہیں پڑھ بسم اللہ اوتھے پہلا قدم دھریندے

تصوف کے دوسرے طریقوں والے جس مقام پہ جا کر اپنا باطنی سفر ختم کر دیتے ہیں۔طریقہ مجددیہ والے بسم اللہ پڑھ کر اس مقام سے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔

Marfat.com

۹۸۔ قلب اٹھاندا آخر درجہ اٹھاندا اوہ اول
سر اٹھاندا پیر اٹھاندے کیوں نہ ہون افضل

باقی طریقوں میں قلب (دل) آخری مقام ہے جبکہ طریقہ مجددیہ میں یہ پہلا مقام ہے اس لئے ان کی انتہا ان کی ابتدا ہے۔ پس یہ طریقہ کیسے افضل نہ ہو؟

۹۹۔ خلوت وچ مجالس انہاں وچ انبوہ تنہائی
ظاہر حال بیگانہ دسن دل بھریا اشنائی

مجددی سلوک کے واقفان حال محفل میں بھی تنہا اور تنہائی میں بھی محفل کے مزے لوٹتے ہیں۔ بظاہر تو عام انسان نظر آتے ہیں لیکن ان کا باطن نورعرفان سے منور ہوتا ہے۔

۱۰۰۔ طرز عجیبہ وضع غریبہ اس طریقے ڈٹھی
جیبھ نہ ہلے ہوٹھ نہ پھرکے اندروں لذت مٹھی

اس طریقے کا یہ عجب انداز دیکھا کہ ذکر کرنے میں نہ زبان کا استعمال ہوتا ہے نہ ہونٹ ہلتے ہیں لیکن باطن فیوض و برکات کی مٹھاس سے بھر جاتا ہے۔

۱۰۱۔ اسدے وچ ریاضت ناہیں ورد بھی حال میانے
دائم ذکر دلے دا حاصل اللہ وچ دھیانے

اس طریقے میں زیادہ محنت نہیں کرنی ہوتی اور نہ ہی کثیر تعداد میں اوراد و وظائف پڑھے جاتے ہیں۔ دل کا ذکر ہر وقت جاری اور خیال ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف مبذول رہتا ہے۔

Marfat.com

۱۰۲۔ تیرے اتے واجب آیا اس طریقے آویں
جیونکر شرط ارادت اجے کر کے طلب سچاویں

اب تم پر یہ لازم ہے کہ اس طریقے میں داخل ہو جاؤ اور ارادتمندی کا حق ادا کرتے ہوئے اس کے مدارج کو طلب کرو۔

۱۰۳۔ جس پینڈے وچ مدتاں لگن دیہاں وچ مکیسیں
انشاء اللہ برکت پیراں خالی مول نہ ویسیں

جس طویل سفر میں مدتیں گزر جاتی ہیں انھیں دنوں میں طے کرلو گے۔ اور انشاءاللہ پیر و مرشد کی برکت سے ہرگز خالی نہ لوٹو گے۔

مرید کے لئے لازمی شرائط

۱۰۴۔ شرط ارادت ترک علائق اول کر توں حاصل
نال تواضع حاضر ہوویں خدمت وچ مکمل

ارادتمندی کی پہلی شرط یہ ہے کہ ہر طرح کے تعلقات ختم کردو اور پوری یکسوئی اور عاجزی کے ساتھ تم اپنے مرشد کی خدمت میں موجود رہو۔

Marfat.com

۱۰۵۔ عجز نیاز وسیلہ کر کے ہمت اس تھیں چاہیں
جے توں آیوں خالی ہو کے بھریا ویسیں تائیں

تم عاجزی اور نیازمندی اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگو۔ اگر دل کا برتن خالی کر کے مرشد کے پاس آؤ گے تو اسے معرفت الٰہی سے بھر دیا جائے گا۔

۱۰۶۔ سچی طلب سمیت تواضع شرط تاثر آئی
طالب صادق نال تواضع پاوے نقد صفائی

طلب سچی اور عاجزی بھی ہو تو اثرات ضرور ہونگے (یہ یقینی بات ہے) اور سچی طلب کرنے والا اپنی عاجزی کی وجہ سے فوری طور پر دل کی صفائی حاصل کر لیتا ہے۔

مرشد طلب کرنے کی تاکید

۱۰۷۔ طالب مرشد دے نوں لازم طلب کرے ہر حیلے
نے سب علائق دنیا چھوڑے ساک قبیلے

طالب راہ طریقت کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کامل سے ہر حیلے بہانے سے مقصد کے حصول کی کوشش میں لگا رہے اور دنیا کے تعلقات اور رشتوں اور رشتہ داروں سے کنارہ کر لے۔

۱۰۸۔ کرے نہیں انکار تے سمجھے ہر مسلم نوں بھلا
پر واجب جے پکڑے ناہیں باجھ تسلا پلا

کسی شخص کا انکار نہ کرو (جو رشد وہدایت کے لئے مشہور ہو) اور ہر مسلمان کے متعلق

Marfat.com

نیک گمان کرو۔ لیکن یہ واجب ہے کہ سخت احتیاط اور اطمینان کر لینے کے بعد ہی کسی مرشد کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دو۔

۱۰۹۔ بیعت وچ نہ کرے شتابی ڈھوڑے پیر حقانی
مت ہتھ دیوے ہتھ شیطانی پوس زوال ایمانی

پیر و مرشد کی بیعت میں ہرگز جلدی نہ کرو اور مرشد کامل کی تلاش جاری رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جلد بازی میں کسی شیطان صفت آدمی کی بیعت کر بیٹھو جو تمہارے دین ایمان کا ہی بیڑا غرق کر دے۔

۱۱۰۔ کشف کرامت ویکھ نہ بھلے جو عاماں دی چالی
شرع تے محکم ڈھوڈنڈے کوئی شان شریعت عالی

کسی کے کشف و کرامات دیکھ کر دھوکا نہ کھانا جیسے کہ اکثر لوگوں کا وطیرہ ہے۔ بلکہ مرشد اسے ماننا جو شریعت اور سنت نبوی ﷺ پر سختی سے کاربند ہو۔

۱۱۱۔ جیکو شرع تے محکم ناہیں توڑے اڈدا آوے
اوہ پیری دے لائق ناہیں مت شیطان بھلاوے

اگر پیری کا مدعی شریعت پر عمل پیرا نہ ہو تو وہ ہواؤں میں اڑ کر بھی دکھا دے تو وہ پیری کے قابل نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم شیطان کے بہکاوے میں آ کر اسے اپنا پیر بنا بیٹھو۔

قرآن: ان اولیاہ الا المتقون

۱۱۲۔ کشف کرامت حظ نفسے دا عامی لوگ نہ جانن
جس نہ ہو عقیدہ اس تے جاہل مول نہ آنن

کشف اور کرامات کے دکھانے میں نفس کو لذت ملتی ہے عام لوگ اس سے واقف نہیں ہیں۔ جاہل لوگ جس میں کشف و کرامات نہ دیکھیں اسے پیر ماننے کو تیار نہیں ہوتے۔

حکایت نمبر ۳

۱۱۳۔ پیر مجدد شیخ اپنے تھیں کیتا نقل صحیح
محی الدین بن عربی لکھیا وچ کتاب صریح

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے پیر کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت محی الدین ابن عربی نے نہایت وضاحت سے لکھا ہے۔

۱۱۴۔ کشف کرامت بھی بے دیناں کولوں ظاہر تھیوے
ایہہ دلیل سعادت ناہیں استدراج اکھیوے

کشف و کرامات کا ظہور بے دین لوگوں سے بھی ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ایسی کرامات کو استدراج کا نام دیا گیا ہے۔ مقبول بارگاہ الٰہی ہونے کی علامت صرف اور صرف اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

Marfat.com

۱۱۵۔ بعضے ولی جنہاں تھیں خرق العادت ظاہر ہووے
وقت وفات اوہ پچھو تائے ہنجوں بھر بھر رووے

بعض اولیاء اللہ جن سے کرامات وکرشمات کا ظہور ہوتا ہے۔وفات کے وقت پشیمان ہوتے ہیں۔اورزاروقطار روتے ہیں۔

۱۱۶۔ یالیت لم یظھر عنا کہیا نال ندامت
انج کیوں کہندے جیکر رکھدے درجہ کشف کرامت

اور وہ سخت ندامت سے کہتے ہیں اے کاش ہم سے کرامات ظاہر نہ ہوتیں۔وہ ایسا کیوں کہتے اگر وہ درجہء کشف وکرامت رکھتے جہاں کرامات کا اظہار ممنوع نہیں۔

کامل پیر کی علامات

۱۱۷۔ ڈول تے چال تمامی جسدی ہوے شرع موافق
بھی صاحب تاثیر سنیوے نال گواہی صادق

جسکی چال ڈھال اور رہن سہن شریعت کے عین مطابق ہو نیز جسکے متعلق قابل اعتماد ذرائع سے معلوم ہو کہ وہ صاحب تاثیر ہے۔

۱۱۸۔ یعنی طالب صادق اسدے جہڑے کوڑ نہ بولن
اوہ تاثیر بیان کرن تے سب حقیقت کھولن

مطلب یہ ہے کہ اس کے عقیدت مند جو سچے ہوں اور وہ اپنے پیر کے باطنی اثرات

Marfat.com

اور فیوض و برکات کے متعلق تمام حقائق کھول کر بیان کریں

۱۱۹۔ ظاہر باطن تابع ہووے سنت نبی مکرم
نیک عقیدہ سلفاں اتے ہر دم رکھے محکم

جس پیر کا ظاہر و باطن نبی کریم ﷺ کی سنت پاک کے تابع ہو اور وہ اسلاف صالحین کے متعلق اچھا خیال رکھتا ہو۔

۱۲۰۔ دنیا کولوں کرے کنارہ نالے دنیا داراں
نال وظائف وقت گزارے ہور جو دینی کاراں

دنیا اور دنیا والوں سے دور رہنے والا ہو۔ اور اوراد و وظائف پڑھنے کے علاوہ باقی اوقات دینی کاموں میں بسر کرتا ہو۔

۱۲۱۔ امید منافع کرے خدا تھیں خلقت توں نو میدی
زہد ورع تے صبر قناعت طلب رضا خدا دی

نفع اور فائدہ کی امید صرف اللہ تعالیٰ سے رکھنے والا، اور مخلوقات سے توقعات وابستہ کرنے والا نہ ہو۔ عبادت و ریاضت کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والا ہو۔

۱۲۲۔ صاحب نسبت عالی ہووے عالم فقہ ضروری
باعث یاد الٰہی ہووے صورت اسدی نوری

اس کی باطنی نسبت بہت بلند ہو اور وہ فقہ پر گہری نظر رکھتا ہو۔ اور چہرے پر ایسے نور کی

Marfat.com

بارش ہو کہ جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آ جائے۔

۱۲۳۔ ہون صحبت دار بھی اس دے حرصی دین متین دے
نور صلاحیت دا چمکے انھاں اوپر جبین دے

اس (مرشد) کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے خصوصا سالکین بھی دین کے سچے عاشق ہوں اور انکی باطنی صفائی کا نور انکے چہروں سے جھلک رہا ہو۔

۱۲۴۔ اوہ پیری دے لائق اہئے دل وچ کرے تسلا
بردہ دلوں بجانوں ہو کے. پکڑے اس دا پلا

ایسا شخص ہی پیر بنائے جانے کا حق رکھتا ہے۔ دل و جان سے خادم بن کر ایسے پیر کا دامن تھام لے (یعنی بیعت کر لے)۔

کامل لوگ کس تاثیر کو معتبر مانتے ہیں

۱۲۵۔ جو تاثیر پسند کریندے ایہن اس نوں کامل
دنیا تھیں دل سردی ہووے صحبتے کولوں حاصل

پیر کی جس تاثیر کو عقل منداور کامل لوگ پسند کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ پیر کامل کی مجلس میں پہنچتے ہی دنیا اور ہر مادی چیز ہیچ نظر آنے لگے۔

۱۲۶۔ شوق خدا رسول محبت بھی جو دوست الٰہی
نیکی دی توفیق ڈھیوے نالے ترک مناہی

ایسے کامل مرشد کی مجلس سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور اللہ والوں کی محبت حاصل ہو جائے۔ نیکی کی توفیق حاصل ہو جائے اور منکرات سے انسان بچنے لگے۔

۱۲۷۔ اطمینان جمعیت قلبی ہور دوام حضوری
مالایعنی تھیں دل ہٹے باجھ کلام ضروری

اور اس مرشد کی صحبت سے دل کو اطمینان حاصل ہو (وساوس سے چھٹکارا مل جائے) بے فائدہ چیزوں سے طبیعت اچاٹ ہو جائے اور ضروری گفتگو کے علاوہ کچھ کہنے کو دل ہی نہ چاہے۔

۱۲۸۔ نیکی تھیں دل راحت پائے بدی کنوں دل تنگی
ہر کارے وچ نیت نکوئی عمل بنائے سنگی

جس مرد کامل کی صحبت سے نیکی کرنے میں آرام حاصل ہو اور برائی سے دل بے چین ہو۔ نیز ہر کام میں نیکی پیش نظر رہے۔ اور اچھے اعمال کو اپنا ساتھی بنائے۔

۱۲۹۔ ہے اکسیر برابر مرشد جسوچ ایہہ تعبیراں
صحبت اوس غنیمت جانے کرے نہیں تقصیراں

وہ مرشد جس میں یہ ساری صفات پائی جائیں اسکی سنگت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ اسکی

Marfat.com

مجلس اپنے آپ پر لازم سمجھنا چاہیئے۔اور کسی طرح کی غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

۱۳۰۔ توڑے اوہ کم صورت ہووے نسبوں علموں جھکا
عار نہ رکھے اسدے کولوں شیطوں دیس نہ دھکا

ایسا مرشد خواہ شکل وصورت اور نسبی اور علمی لحاظ سے (مرید) سے کم رتبہ ہی کیوں نہ ہو اسکی صحبت سے نہ گھبرائے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ باطنی فوائد سے محروم ہو جائے۔

۱۳۱۔ جد کچھ اثر دلے وچ پاوے واجب استے آیا
پیچھا اسدا چھوڑے ناہیں تھیوس اثر سوایا

جب ایسے مرشد کامل کے فیوض و برکات کا اثر مرید کے دل میں ظاہر ہو تو مرید کے لئے ضروری ہے کہ پیر سے رابطہ مضبوط تر کرلے انشاء اللہ بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔

۱۳۲۔ صحبت دا اوہ حرصی ہووے منگے نال دعائیں
صحبت دائم بہت محبت ربا دے میں تائیں

مرید ہر وقت ایسے کامل مرشد کی مجلس کا لالچ دل میں رکھے اور یہ دعا مانگا کرے کہ یا اللہ مجھے ہمیشہ پیر کی صحبت اور اسکی محبت کے مواقع عطا فرما۔

۱۳۳۔ باجھ ضرورت اسدے کولوں وچھڑے ہرگز ناہیں
تاں اوہ حالت محکم ہوندی ٹکیا رہے اتھائیں

(مرید) بغیر مجبوری کے اپنے پیر سے دور نہ جائے۔اور دل میں فیض حاصل کرنے کی

کیفیت تب پختہ ہوگی جب تم پیر کے در سے چپکے اور چمٹے رہو گے۔

۱۳۴۔ پا کے اثر جو چھوڑے دامن ایسے مرشد کامل
اوہ بدبخت ازل دا اھئے دائم رہے بے حاصل

اثرات ظاہر ہونے کے بعد ایسے مرشد کامل سے تعلق توڑنے والا پیدائشی بدنصیب ہے اور وہ ہمیشہ محروم رہے گا۔

مرشد سے دور رہنے کی چند شرائط

۱۳۵۔ نال ضرورت وچھڑن جائز پر کچھ شرطاں آیاں
صورت مرشد حاضر رکھے پاسیں تد صفائیاں

البتہ مناسب ضرورت کے تحت مرشد سے دور ہونا جائز ہے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ مرشد کا تصور ہمہ وقت قائم رکھے تب جا کر کہیں باطنی صفائی نصیب ہوگی۔

۱۳۶۔ صورت مرشد حکمی صحبت اس وچ فائدے آئے
اصلی جیکر حاصل ناہیں حکمی نہ رہ جائے

پیر سے دور ہونے کی صورت میں اس کے تصور کو پیش نظر رکھے کیونکہ تصور پیر کی صحبت کا بدل ہے۔ اور جب پیر کی صحبت حاصل نہ ہو تو متبادل سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔

Marfat.com

۱۳۷۔ تابع مرضی رہے ہمیشہ ہر کارے ہر بارے
جہڑا ورد پڑھایوس اسنوں وقتاں نال گزارے

مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی کے ہر معاملے میں مرشد کی رضا کے ماتحت ہو جائے۔اور وہ اوراد و وظائف جن کا حکم اور اجازت مرشد کی طرف سے ہو انکو مخصوص اوقات میں بجالائے۔

۱۳۸۔ نسبت دل دی جی تے رکھے ہک دم نہ وسارے
صوفی ابن الوقت سداوے حرص ہوا سبھ مارے

دل کی نسبت کو مضبوطی سے جمائے رکھے اور غفلت نہ کرے۔یہاں تک کے لوگ اسے پابند وقت پکارنے لگیں اور وہ اپنی تمام خواہشات کو قربان کر دے۔

۱۳۹۔ غفلت جائز سمجھے ناہیں غفلت موہرا قاتل
غافل کافر ہے پنہائی جانن ربدے واصل

مرید کسی بھی صورت میں غفلت کو جائز نہ سمجھے کیونکہ یہ ایک زہر قاتل ہے۔(حقیقت میں) غافل باطنی طور پر کافر ہوتا ہے۔اسی لئے اہل اللہ کی یہ ضرب المثل زبان زد عام و خاص ہے کہ

جو دم غافل وہ دم کافر

۱۴۰۔ صحبت منکر دی توں نسے جتھے پیر دا شکوی
منکر اس دے دشمن جانے کرے شعار بھی تقوی

مرشد کی برائی کرنے والوں کی صحبت سے دور رہے اور مرشد کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھے

Marfat.com

اور ہمیشہ پرہیزگاری کا طریقہ اختیار کرے۔

۱۴۱۔ صحبت منکر دور کریندی دولت فائدے والی
اُس سببوں کنیے ڈٹھے رہے ہمیشہ خالی

منکرین کی مجلس فقر و تصوف سے دور کرنے والی چیز ہے صرف اسی سبب سے ہم نے دیکھا کہ کتنے لوگ فائدہ حاصل کرنے سے محروم رہے۔

۱۴۲۔ قطع غیر الٰہی سندے خلط نہ دنیا داراں
انویں سیر بازاراں باغاں باجھ ضروری کاراں

اللہ تعالیٰ سے دور دنیاداروں سے گھل مل کر نہ رہے اور بغیر ضرورت بازاروں اور تفریح کی جگہوں پر نہ جائے۔

پیر کی صحبت معرفت الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے

۱۴۳۔ تن طریقے ہین مقرر کارن وصل الٰہی
ذکر اللہ تے نفی اثبات کماون ہک ایہائی

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے تین طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ اسم ذات یعنی اللہ ہو اور نفی اثبات یعنی لا الہ الا اللہ کے ذکر کو معمولات روز و شب میں شامل کرنا ہے۔

Marfat.com

۱۴۴۔ مراقبہ دوجا رابطہ تیجا سمجھے خوب پچھانی
معنے رابطہ صحبت مرشد اصلی حکمی جانی

دوسرا طریقہ قرب خداوندی کا مراقبہ ہے (یعنی سر کو جھکا کر دل کے مقام پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے بغیر زبان کو حرکت دئے اسم ذات کا ورد کرنا)۔اور تیسری چیز اپنے مرشد سے مسلسل تعلق استوار رکھنا ہے چاہے مرشد سامنے موجود ہو یا پھر اس کا تصور۔

۱۴۵۔ سبھاں وچوں رابطہ لکھدے جھب پہچاون والا
صحبت مرشد دو ہیں بھتیں کردی پدھ سکھالا

علمائے علم باطن تمام ذریعوں میں سے مرشد سے رابطے کو افضل ترین سمجھتے ہیں جو کہ نہایت سرعت سے مقامات علیاء تک پہنچاتا ہے۔اس لئے مرشد کی محفل خواہ ظاہری ہو یا تصور کے ساتھ ہو تصوف کے راستوں کو آسان بنا دیتی ہے۔

۱۴۶۔ ذکر فکر تے عمل تمامی صحبت قول نکوئی
بلکدم صحبت افضل آئی ورھیاں سو نکوئی

اللہ تعالیٰ کا ذکر، نیک اعمال، پیر کی صحبت اور نیکی کی باتیں سب قرب الٰہی کا ذریعہ ہیں۔لیکن کامل مرشد کی مجلس سو سالہ نیکی سے بھی افضل ہے۔

مولانا روم: یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

۱۴۷۔ دیوے بلدے نالوں دیوا بلدا بہت سکھالا
نویں سروں جد بالے کوئی ہوندا بہت کشالا

جلتے ہوئے دیے سے دوسرا دیا جلا لینا بہت آسان کام ہے۔لیکن چقماق کے پتھروں کو

Marfat.com

آپس میں رگڑ کر آگ جلانا کسی مشکل مہم کو سر کرنے سے کم نہیں۔

مرید کی صفات

۱۴۸۔ صفت مرید سناواں تینوں کون مریدی لائق
جہڑا طلب خدا دی جانے ہر شے نالوں فائق

اب آپ کو مرید کی بنیادی صفات بتاتا ہوں۔ کہ کون سلوک پر چلنے کے قابل ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کو دنیا کی ہر چیز سے اہم سمجھنے والا ہوتا ہے۔

۱۴۹۔ اگ طلب دی اس دے اندر خواہشاں کلی ساڑے
درد محبت دا بھی ہر دم دل وچ دیس اولاڑے

اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی آگ ہر وقت شعلہ زن ہو۔ اور محبت الٰہی کا درد ہر وقت اسکے دل میں ٹیسیں مارتا ہے۔

۱۵۰۔ پچھلی راتیں جاگے غم تھیں ہنجوں حسرت رووے
لذتاں دنیافانی چھوڑے دائم نیواں ہووے

وہ رات کے پچھلے پہر یعنی سحری کے وقت بیدار ہو کر اپنی غلطیوں پر ندامت کے آنسو بہائے۔ اور فانی دنیا کی لذتوں کو چھوڑ کر عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرے۔

Marfat.com

۱۵۱۔ عمر گذشتہ تھیں شرمندگی اوندی تھیں تر ساوئے
کارن عملاں ونڈے وقتاں مت کو ضائع جاوے

اپنی گزری ہوئی زندگی پر اسے شرمندگی محسوس ہو۔اور آئندہ کی غلطیوں سے خطرہ محسوس کرے۔علاوہ ازیں اپنے تمام اوقات کو نیک کاموں کے لئے تقسیم کر لے تا کہ کوئی وقت ضائع نہ ہو۔

۱۵۲۔ جیکو پوس قضیہ دنیا پیشہ کرے صبوری
خواہش رب دی سر پر منے جانے حکم حضوری

کوئی دنیاوی مشکل در پیش ہو تو صبر کرے۔اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھ کر بخوشی قبول کرے۔

۱۵۳۔ جو تقصیر کوتاہی ہووے ذمے اپنے جانے
لوکاں نوں معذور پچھانے غصہ کدی نہ آنے

اور اگر کوئی کوتاہی سرزد ہو جائے تو اسے اپنے کھاتے میں ڈال لے اور لوگوں کو معذور سمجھتے ہوئے غصہ نہ کرے۔

۱۵۴۔ جھگڑے کولوں کرے کنارہ بھی الزام مقابل
مت کو دل آزردہ ہووے خانہ ربدا ہر دل

اور تو تکار سے بچتے ہوئے ہر قسم کے جھگڑوں سے دور رہے۔تا کہ کسی کا دل نہ دکھے کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کا گھر ہوتا ہے۔اور کسی کا دل توڑنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو سکتا ہے۔

۱۵۵۔ ہر ساہے وچ ذکر الٰہی ولدے نال کماوے
مت ایہو دم آخر ہووے غفلت نال نہ جاوے

اور ایک سچے مرید پر لازم ہے کہ وہ ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے یہاں تک کہ ہر سانس کو آخری جانتے ہوئے غفلت سے پرہیز کرے۔

مرشد کی محبت

۱۵۶۔ ہونا مرشد بہت پیارا طالب اتے واجب
والد ولداں لوکاں تھیں حب رکھے اسدی غالب

رہبر اور مرشد کی محبت مرید کے دل میں پختہ ہونی لازم ہے۔ یہاں تک کے مرشد والدین اور اولاد اور تمام لوگوں سے بھی زیادہ پیارا ہونا چاہئے۔

۱۵۷۔ والد ولد تے لوک تمامی رہن نہ سدا سلامت
حب مرشد دی حب رسولی پکڑے روز قیامت

والدین، اولاد اور باقی تمام لوگ ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے۔ جبکہ مرشد کی محبت دراصل عشق مصطفیٰ ہے (کیونکہ مرید اپنے پیر کو حضور ﷺ کا سچا غلام تصور کرتا ہے۔ اس لئے پیر کی محبت دراصل آپ ﷺ کی محبت ہی ہے) جو قیامت والے دن کام آئے گا۔

Marfat.com

۱۵۸۔ حب رسولی ہر تھیں فائق رکھنی واجب آئی
پیر خلیفہ تاہیں اس بھی اتنی عزت پائی

رسول ﷺ کی زات اقدس سے تمام انسانوں سے بڑھ کر محبت رکھنا واجب ہے کیونکہ پیر نے بھی رسول ﷺ کا غلام ہونے کے باعث یہ عزت پائی ہے۔

۱۵۹۔ حب دی ایہہ تاثیر ضروری جو صفتاں محبوباں
وچ محباں دے لنگھ آون طرفوں راہ قلوباں

محبت کی یہ تاثیر ضروری ہے کہ محبوب کی صفات دل کے راستے عاشق پر اثر انداز ہوتی ہیں۔جیسا کہ مولانا روم نے فرمایا

می روذ در سینہ از سینہ
از رہ پنہاں صلاح و کینہ
اسپ سک سک می شود رہوار ورام
خرس بازی می کند بز ہم سلام

ترجمہ:

اچھائیاں اور برائیاں ایک سینے سے دوسرے سینے میں پوشیدہ راستے سے داخل ہو جاتی ہیں۔اسی بناء پر ریچھ بکری اور گھوڑا اپنے سکھانے والے کے ارادے کو دل سے ہی بھانپ لیتے ہیں اور مختلف کرتب دکھاتے ہیں۔

Marfat.com

۱۶۰۔ جو محبوب بناوے مرشد سب کمال فضائل
مرشد والے آون اسوچ تھیوے نیک خصائل

جو شخص اپنے پیر کو سچا محبوب بنالیتا ہے مرشد کے تمام کمالات وفضائل اس کی ذات میں منتقل ہو جاتے ہیں۔اس کا شمار بھی نیکوکاروں میں ہونے لگتا ہے۔

۱۶۱۔ وبکرؓ جد سرور عالم نوں محبوب بنایا
ماسب فی قلبی تاہیں حق اس دے فرمایا

حضرت ابوبکرؓ نے جو سرور کونین کو اپنا محبوب بنالیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ میرے دل میں ڈالا جاتا ہے وہ ابوبکرؓ کے دل میں پہنچ جاتا ہے (یہ نتیجہ تھا سچے عشق رسول ﷺ کا)

۱۶۲۔ المر مع من احب صحیح حدیث بھی آئی
تاہیں ترک محبت کافر اللہ خود فرمائی

صحیح حدیث کے مطابق جو انسان جس سے محبت کرے گا اس کا انجام اسی کے ساتھ ہوگا۔اور اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے کفار کی محبت دل میں رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۶۳۔اندر دوست نال بھریوے آپے تھیں آزادی
قصہ مجنوں سنیا نہیاں رت وگی وچ وادی

مرشد کی محبت دل میں بھرپور طریقے سے آجائے تو مرید اپنی ذات کے بندھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔جیسا کہ مشہور ہے کسی شخص نے مجنوں کے جسم پہ ضرب لگائی جس سے مجنوں کے جسم سے خون نکل آیا اس پر مجنوں نے بے حس وحرکت رہتے ہوئے کہا کیا لیلیٰ آگئی۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۲

۱۶۴۔ جاں جاں تیک کمال محبت تے اخلاص نہ تھیوے
پیر قبول کریندا ناہیں توڑے کول بہیوے

جب تک مرید کے دل میں مرشد کی محبت اور اخلاص کمال کے درجے تک نہ پہنچ جائے۔مرشد کامل اس کو دلی طور پر قبول نہیں کرتا۔خواہ بظاہر ایسے مرید کا پیر سے کتنا گہرا تعلق ہی کیوں نہ ہو۔

۱۶۵۔ بعد قبولوں رد نہ کردا باجھ بے ادبی بھاری
جو رد ہووے ہکی کولوں وت نہ اس دی کاری

قبول کر لینے کے بعد مرشد کسی کو بہت بڑی بے ادبی کے بغیر دھتکارتا نہیں۔اور جب کبھی مرشد نے کسی مرید کو دھتکار دیا تو پھر وہ کہیں سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

۱۶۶۔ انڈے وانگ جو گندا ہووے ہکی ککڑی تلے
وت سو ککڑی ہیٹھ دھریوے بچہ کدی نہ جھلے

جو مرید گندا ہو جائے (یعنی اس سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے) پھر وہ باطنی فیوضات سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔جیسا کہ ایک گندا انڈہ سو مرغی کے نیچے کیوں نہ رکھا جائے اس سے بچہ کبھی نہیں نکل سکتا۔

مسئلہ نمبر ۳

۱۶۷۔ لازم اھے طالب تائیں جیکر اصلی شائق
پیر نوں اس زمانے ہر تھیں جانے فائق

اگر ایک مرید سچا عشق رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے مرشد کو دل و جان سے ہر دوسرے رہنما سے اعلیٰ و افضل جانے۔

۱۶۸۔ جیکر ہیس محبت غلبہ بے وس انج کرے سی
ہر نالوں فوقیت اس دی دل تے خوب دھرے سی

اگر مرید کے دل میں مرشد کی سچی محبت ہوگی تو وہ بے اختیار اسے دوسرے انسانوں اور رہنماؤں سے افضل سمجھے گا۔

۱۶۹۔ جیکر غلبہ حب نہ ہووس تاں بھی لازم آیا
دل دے وچ عقیدہ بنھے ہر تھیں ایہہ سوایا

اگر مرید کے دل میں پیر کی محبت کا غلبہ اس درجے کا نہ بھی ہو تب بھی یہ لازم ہے کہ دل کے اندر اپنے پیر کے اعلیٰ و افضل ہونے کا عقیدہ قائم کرلے۔

۱۷۰۔ میں جے اس تھیں فائدے پائے حق مرے لاثانی
پانی گھر دا بہتر لیسوں ہووے جد بیگانی

مرید دل سے یہ اعتراف کرے کہ جو فائدے میں نے اپنے پیر سے حاصل کئے ہیں

Marfat.com

وہ بے مثال ہیں۔ جیسے کہ پنجابی کی کہاوت ہے کہ اپنے گھر کا پانی
دوسروں کے گھر کی لسی سے بہتر ہوتا ہے۔

مریدوں کے لئے ضروری آداب

۱۷۱۔ جیوں اے حب مرشد دی واجب تیوں آداب ضروری
باجھ ادب فیض نہ پہنچے توڑے رہے حضوری

اپنے مرشد کی محبت کی طرح اس کا ادب و احترام بھی لازم ہے۔ ادب کے بغیر خاطر خواہ روحانی فائدے حاصل نہیں ہو سکتے بے شک ہر وقت کی مجلس ہی کیوں نہ نصیب ہو۔

۱۷۲۔ پر شرع موافق ادب بجیوے ودھ گھٹ جائز ناہیں
گھاٹے وادھے تھیوے گھاٹا میں تینوں سمجھائیں

لیکن ادب و احترام شریعت کی حدود کے اندر رہ کر کیا جائے۔ میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ اس میں زیادتی یا کمی مرید کے لئے گھاٹے کا سبب بنتا ہے۔

۱۷۳۔ کجھ آداب بیان کراں میں کرے قیاس سیانا
مرشد کول نہ اوچا بولے ہر دم رہے نمانا

اب میں مرید کے آداب بیان کرتا ہوں ہر سمجھدار انہیں سمجھ لے گا۔ مرید پیر کے سامنے اونچا نہ بولے اور ہمیشہ عاجز و مسکین بن کر رہے۔

Marfat.com

۱۷۴۔ جے کجھ امر کرے اس تائیں جھب بجا لیاوے
ہر تھیں پیر رضا مقدم زرہ ڈھل نہ پاوے

مرشد کے ہر حکم کو فورا بجالائے اور پیر کی مرضی کو سب سے افضل سمجھتے ہوئے اس بجا آوری میں کوئی کوتاہی نہ دکھائے۔

۱۷۵۔ رب دی مرضی اندر مرضی مرشد کجی ہوئی
مرشد راضی تے رب راضی شک نہ آنے کوئی

اس حقیقت کو مرید اچھی طرح جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مرشد کی رضا میں پوشیدہ ہے۔ جب مرشد راضی ہو گیا تو سمجھو اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا۔ ہرگز شک میں نہ پڑنا۔

۱۷۶۔ جس تے مرشد راضی ناہیں ناراض اس نا مولیٰ
جس رب ادنیٰ ضائع کیتا نا پہنچے رب اعلیٰ

جس سے مرشد راضی نہیں اس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی نہیں۔ اور جس مرید نے اس چھوٹے رب (یعنی تربیت کرنے والا) کو ناراض کر دیا اس سے اللہ تعالیٰ کیسے راضی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام رب کے معنی ہیں پرورش کرنے والا۔

من یضع رب الادنیٰ لم یصل رب الاعلی

مرشد بھی باطن کی پرورش کرنے والا اور پالنے والا ہوتا ہے۔

۱۷۷۔ شکر مربی واجب اھیئے طالب تے ہر ویلے
توڑے مرشد تھیں کو لکھے حق باقی ہر حیلے

معرفت الٰہی کے طالب کو ہمہ وقت اپنے مرشد کے لئے تشکر سے لبریز رہنا

Marfat.com

چاہیے۔اگرچہ کوئی مرید اپنے مرشد پر معرفت الٰہی کے سفر میں سبقت ہی کیوں نہ لے جائے پھر بھی مرشد کی ابتدائی تعلیم کا حق مرید پر ہر صورت باقی رہتا ہے۔

۱۷۸۔ راہ خدمت دا اگے پکڑے خستہ حال دکھاوے
جیکو ویکھے حالت اسدی شفقت اسنوں آوے

مرید کے لئے لازمی ہے کہ خدمت گزاری کو اختیار کرے اور مسکین نظر آئے۔تاکہ جو بھی ولی اللہ اسے دیکھے اس پر شفقت کرے۔کیونکہ تکبر اور اکڑفوں اس راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بنتی ہیں۔

۱۷۹۔ دلوں زبانوں قولاں فعلاں تے بھی شبہ نہ آنے
شبہ کرن تھیں فیض ڈکیوے اسنوں مندا جانے

اور یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے مرشد کے قول وعمل پر کسی قسم کے شک اور شبہ کو دل میں جگہ نہ دے۔کیونکہ بلاوجہ شک کرنے سے مرشد کی طرف سے آنے والے فیض میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اس بات کو ہر حال میں برا سمجھے۔

۱۸۰۔ صدق عقیدہ مرشد اتے ہر کم تابعداری
بھل مرشد دی پچھ مریدوں اللہ بہت پیاری

مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے مرشد پر عقیدہ مضبوطی سے جمائے اور ہر کام میں تابعداری کرے۔اس لئے مرشد کی بھول چوک اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔اس بات کو سچے مریدوں سے پوچھ لو۔

Marfat.com

۱۸۱۔ ابوبکر، صدیق ؓ جو آہا کلی محو محمد
بہت مرتبے کیہااس یالیت سھو محمد

مثال کے طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ جو حضور کی ذات میں گم تھے ان کی زبان سے کئی مرتبہ یہ الفاظ ادا ہوئے کہ کاش ایک بار پھر حضور ﷺ کو سہو ہو جائے۔ دراصل حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول اس واقعے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب سرکار دو عالم ﷺ نے نماز کے دوران اپنا رخ اقدس مسجد اقصیٰ سے پھیر کر بیت اللہ کی طرف کرلیا۔ آپ ﷺ کا یہ عمل امر الٰہی کے عین مطابق تھا صحابہ نے یہ سمجھا کہ غالباً آپ ﷺ کو سہو ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کے اس عمل کی تائید کی۔ حضور ﷺ نے نماز سے فراغت کے بعد پیروی کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی۔ اسی لئے ابوبکر صدیقؓ دوبارہ ایسی ہی بشارت سننے کے منتظر تھے۔

۱۸۲۔ باعث نامیدی اہنے کیہا مرزا صاحب
ہک حب دنیا داراں دوجا برا عقیدہ طالب

مرزا مظہر جان جاناں صاحب فرماتے ہیں کہ دو چیزیں نا امیدی کا سبب بن جاتی ہیں

۱۔ دنیاداروں کی محبت ۲۔ کسی طالب معرفت کا برا عقیدہ

۱۸۳۔ شیخ تقی تھیں جیکو دیکھے ذلت کد کدائیں
توڑے ذلت قطعی ہے تاویلاں لائق تاہیں

ایک مرشد سے اگر کوئی مرید کبھی کوئی حرکت دیکھے جو اسکے معیار سے گری ہوئی ہو۔ چاہے اس کی کوئی تاویل نہ کی جاسکتی ہو۔

Marfat.com

۱۸۴۔تا بھی نہ انکاری ہووے اوہ کم مندا جانے
ولی خدا معصوم نہ ہوندا ایہہ گل خوب پچھانے

پھر بھی مرید اپنے پیر کے کمالات کا منکر نہ ہو۔البتہ اس حرکت کو ضرور ناپسندیدہ تصور کرے۔لیکن اللہ تعالیٰ کا ولی ہرگز معصوم نہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے۔کیونکہ معصوم عن الخطا صرف انبیاء کی ذات ہوتی ہے۔

۱۸۵۔ پر جو تابع شہوت ہووے کرے گناہ ہمیشاں
اوہ نہ ولی خدا دا ھئیے سنگی ہے بد کیشاں

البتہ شھوات نفسانی جس شخص پر غالب ہوں اور وہ ہمیشہ گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہرگز نہیں ہوسکتا۔وہ تو بدمعاشوں کا ساتھی ہے۔

مختلف مسائل

۱۸۶۔ جیکو بیٹھے مرشد اگے بیٹھے اس طرحاندا
ہے پکھیرو وحشی سرتے ہلے تے اڈ جاندا

اور معرفت الٰہی کا طلبگار اپنے مرشد کے سامنے ایسے بیٹھے جیسے کوئی جنگلی پرندہ سر پر بیٹھا ہوا ہے اور حرکت کرنے سے اڑ جائے گا۔مراد یہ ہے کہ ادب واحترام کی وجہ سے خاموش اور بے حس وحرکت رہے۔

۱۸۷۔ ناں اکھ نوٹے ناں سر جھکا ،نظر نہ بجی کھبی
نال تواضع بہہ کے ویکھے نور جمال مربی

مرید نہ تو آنکھ بند کرے نہ سر جھکائے رکھے اور نہ نظروں کو دائیں بائیں پھیرے۔ بلکہ نہایت عاجزی سے بیٹھا اپنے پیر کے جمال نوری کا مشاہدہ کرتا رہے۔

۱۸۸۔ کرے کلام نہ نال کسے دے نہ گل غیر چتارے
ناں کھاوے ناں پیوے اوتھے ادب نال گزارے

مرید مرشد کی محفل میں دوسروں سے باتیں کرنے اور کھانے پینے سے بھی پرہیز کرے۔

۱۸۹۔ ذکر فکر تے ورد تمامی ہور نوافل سارے
حاضر مرشد کونہ جائز مگر نماز گزارے

مرید کو چاہئے کہ مرشد کی محفل میں ذکر، مراقبات اور نوافل سے پرہیز کرے۔ لیکن فرض نمازیں، واجبات اور سنت موکدہ نہ چھوڑے۔

۱۹۰۔ چیز جو کھاون والی ہوے یا کو پہنن والی
توڑے ہے محتاج زیادہ منگن مندی چالی

ایک مرید کو چاہئے کہ ضرورت مند ہونے کے باوجود کھانے اور پہننے کی کوئی چیز نہ مانگے کیونکہ مانگنا برا عمل ہے۔

Marfat.com

۱۹۱۔ جیکو جھڑکے مندا بولے زرا تنگ نہ ہووے
سو واری جے چکے وت بھی کتے وانگو آن کھلووے

مرید پر لازم ہے کہ اگر مرشد سخت سست بھی کہے برا نہ مانے اور سو بار ڈانٹ ڈپٹ کرنے پر بھی کتے کی طرح دم ہلائے اور دور نہ جائے۔

۱۹۲۔ نازک خاطر ہووے ناہیں روا نہ رکھے تنگی
مٹی ہووے تاں پھل جمدے استے رنگو رنگی

مرید اپنے آپ کو نازک مزاج نہ بنائے اور دل میں تنگی نہ لائے بلکہ مٹی طرح ہو جائے تا کہ اس کی زات میں معرفت کے پھول کھل سکیں۔

۱۹۳۔ طالب مثل آزاری اھے پیر طبیب درونی
جیوں چاہے اوہ کرے دوائی تنگی کار زبونی

مرید بیمار کی طرح اور مرشد معالج باطن کی طرح ہوتا ہے۔ وہ جیسے چاہے علاج کرے اس سلسلے میں دل کا تنگ ہونا نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔

۱۹۴۔ کو مقام نہ طلبی ہرگز دل تھیں نہ زبانی
جوں مردہ ہتھ زندہ ہوندا انج کرے زندگانی

اگر کوئی شخص دل اور زبان دونوں سے باطن کے سفر کا طلبگار نہیں۔ وہ زندوں کے درمیان مردوں کی طرح زندگی گزارتا ہے۔

۱۹۵۔ طلب عجالت کرے نہ ہرگز وچ تحصیل مقاماں
عجلت کاری کم شیطانی لکھیا ہے. اماماں

مرید باطنی مقامات کے حصول میں جلد بازی نہ کرے۔ بڑے بڑے رہنماؤں نے جلد بازی کو شیطانی کام کہا ہے۔

تعجیل کار شیاطیں بود

۱۹۶۔ حاضر مرشد خدمت ہرگز دسے ناہیں کسے.
بہنے اٹھنے ٹرنے پھرنے ہولا بہے نہ دے

مرید کو چاہیئے کہ وہ مرشد کی محفل میں حاضر رہنے کی ہر ممکن کوشش کرے لیکن اسکا ذکر کسی سے نہ کرے۔ اور اس کا اٹھنا بیٹھنا اور چلنا پھرنا ایسے ہلکے پھلکے انداز میں ہو کہ مرشد کو ناگوار نہ گزرے۔

۱۹۷۔ دل اپنا بھی قابو رکھے غیر خیال نہ آنے
مرشد بھیدو دل دا اھئے جو دل وچ سو جانے

مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرشد کے علاوہ کسی کے خیال کو دل میں جگہ نہ دے کیونکہ مرشد اگر چاہے تو دل کی باتیں بھی جان لیتا ہے۔

Marfat.com

۱۹۸۔ مورت ول دھیان نہ مرشد دل وچ کرے نظیراں
اندر باہر ہکا ہووے جو ہے ڈول فقیراں

مرشد مرید کی صورت کو نہیں بلکہ اس کے دل کو دیکھتا ہے۔ اس لئے مرید کا ظاہر و باطن ایک جیسا ہونا چاہئے۔ کیونکہ صوفیاء کا یہی طریقہ ہے۔

مسائل نمبر ۶

۱۹۹۔ طرف نا محرم نظر نہ کیجئے قربوں دور کریندی
نظر نامحرم زہر برابر زندہ دل مریندی

نامحرم کی طرف ارادتاً دیکھنے سے معرفت الٰہی میں خلل آتا ہے۔ نامحرم کی طرف اٹھی ہوئی نظر زہر کی مانند ہے جس سے دل کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

۲۰۰۔ ہر برائی تھیں بھی ہٹے جو بدکاری چالے
ہرگز ددھ نہ پیندا اجے بھانڈے موتر والے

مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام برائیوں سے کنارہ کشی اختیار کر لے۔ کیونکہ گندے (پیشاب والے) برتن میں کوئی دودھ نہیں ڈالتا۔ مراد یہ ہے کہ گندا دل معرفت الٰہی کا سفر کبھی نہیں کر سکتا۔

۲۰۱۔ بھی لقمہ جو شبہے والا اس تھیں کرے کنارہ
ایہہ لقمہ دل انھاں کردا توڑے ہووے پارا

نیز ایسا رزق جسکے حلال اور پاک ہونے میں شک ہو اس سے بچے۔ کیونکہ ناپاک لقمہ

Marfat.com

چاہے بظاہر صاف نظر آتا ہو دل کو اندھا کر دیتا ہے۔

۲۰۲۔ جد سلوک تمام نہ ہووے طلب نکاح منافی
کتنے ڈٹھے تیرہ ہویا وقت اٹھاندا صافی

جب تک باطن کے مراحل طے نہ ہوں نکاح کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ ہم نے بہت سے ایسے لوگ دیکھے جو استعداد ہونے کے باوجود شادی کے بعد دنیاوی آلودگیوں میں گھر گئے۔

۲۰۳۔ بعد تماموں جائز جیکر غلبہ شہوت جانے
حسن نہ طلبی صالح بی بی وچ نکاحے آنے

باطن کے سفر کی تکمیل کے بعد اگر شہوات کا زور ہو تو صورت کو نہیں بلکہ سیرت کو پیش نظر رکھ کر کسی نیک خاتون سے نکاح کر لے۔

۲۰۴۔ کرے لباس نہ ساوا پیلا نہ بھگوا نہ کالا
کرے لباس میانہ چٹا جو نیکاں دا چالا

اس کے ساتھ ساتھ سبز، نیلے، پیلے اور کالے لباس نہ پہنے بلکہ سفید لباس اختیار کرے جو نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔

۲۰۵۔ ظاہر لوکاں نال برابر۔ اندر نور صفائی
ایہو طرح بہت عجیبہ دور ریاؤ آئی

علم باطن کی تکمیل کے بعد لازم ہے کہ لوگوں سے گھل مل کر رہا جائے جبکہ باطن نور سے

Marfat.com

معمور ہو۔ اور دکھاوے سے پاک یہی اعلیٰ عمل ہے۔

مسئلہ نمبر ۷

۲۰۶۔ پچھے ملاں خشکی ولوں جو مسئلہ مطلوبی
مجلس انہاں نال نہ کیجئے ایہ ٹولہ محجوبی

نیز تصوف سے ناواقف خشک مولویوں سے فقہی مسائل تو معلوم کریں۔ لیکن ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہرگز نہ رکھے۔ کیونکہ اس گروہ کے دل و دماغ پر علم کی وجہ سے ایک پردہ پڑا ہوا ہے۔

العلم حجاب الاکبر

۲۰۷۔ جے کو صاحب دل دیوے یا کو مرشد بھائی
مجلس کرنی نال اجیہاں باعث رحمت آئی

اہل دل اور پیر بھائیوں سے مجلس کرنی چاہئے کیونکہ یہ باعث رحمت خداوندی ہوتی ہے۔

مرشد کا حق وصال کے بعد

۲۰۸۔ حق مرشد دا بعد وفاتوں اینویں باپ تے مائی
فاتحہ چھڑا بھی روا زیارت مرداں قبراں آئی

مرشد کی وفات کے بعد فاتحہ کا حق والدین جیسا ہے۔ اور مردوں کے لئے قبروں پر

Marfat.com

جانا بھی جائز ہے۔

جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: نهیتکم عن زیارت القبور فزوروها

۲۰۹۔ وچ نساء خلاف ایہائی سجدہ مول نہ جائز
بھی طواف تے چمنا قبراں روا ناہیں ہرگز

عورتوں کے زیارت قبور کے مسئلے پر تو اختلاف رائے ہے لیکن قبروں کو سجدہ بالکل جائز نہیں ہے۔ اور نہ ہی قبروں کا طواف اور انھیں چومنا جائز ہے۔

دوسرے پیر کی طرف رجوع کرنے کے اسباب اور شرائط

۲۱۰۔ مدتاں پیر کول لگھاوے ادب بجا لیاوے
فائدہ کجھ نہ حاصل ہووے صحبت اثر نہ پاوے

اگر کوئی مرید ایک عرصے تک ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیر کے پاس رہے۔ اور اسے کوئی روحانی فائدہ حاصل نہ ہو اور مرشد کی صحبت کے اثرات ظاہر نہ ہوں۔

۲۱۱۔ یا اس مرشد فوت ہوجاوے ایہ ہے درجہ اول
دو ہیں بھتیں واجب انہنوں کرے رجوع کسے ول

یا پھر اس کا مرشد فوت ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اس کے لئے کسی دوسرے صاحب باطن کی طرف رجوع کرنا لازم ہے۔

۲۱۲۔ قرب الٰہی کرے اوہ حاصل ڈھونڈے کوئی کامل
ہے حرام قناعت کرنا جیونکر کردے جاہل

مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ قرب الٰہی کے حصول کے لئے مرشد کامل کی تلاش جاری رکھے۔اور باطن کے تھوڑے سے حاصل سرمائے پر قناعت جاہل لوگوں کا شیوہ ہے جو ناجائز ہے۔

۲۱۳۔ پیر وسیلہ رب دا ہے، اصلی مقصد ناہیں
جد وسیلہ اس نہ بنیاں چھوڑے اسدے تائیں

مرشد معرفت الٰہی کا وسیلہ ہے بذات خود مقصود نہیں۔اسلئے اگر وہ قرب الٰہی کا باعث نہ بنے تو اسے چھوڑ دینا چاہیے۔

۲۱۴۔ رب چھوڑیں تے مرشد نپیں ایہہ بت پوجا ثانی
تف اجیہاں کماں اتے جہڑے راہ شیطانی

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مرشد کو سب کچھ مان لینا بھی بت پرستی کی ایک دوسری شکل ہے۔لعنت ہو ایسے کاموں پر جو شیطان کے رستے کی طرف لے جانے والے ہیں۔

مرشد کے آداب اور معرفت الٰہی کے حصول میں قناعت حرام ہے

۲۱۵۔ طلب قرب تھیں کرن قناعت کامل بھی نہ لائق
رب زدنی علما کیہا سرور ﷺ توڑے کل تھیں فائق

قرب خداوندی کی طلب میں کسی کامل مرشد کے لئے بھی قناعت جائز نہیں۔کیونکہ

Marfat.com

حضور ﷺ نے تمام کائنات سے اعلیٰ و اور افضل ہوتے ہوئے بھی علم میں اضافہ کی دعا فرمائی۔

۲۱۶۔ طلب ترقی کرے خدا تھیں ہر دم نال دعائیں
نال مجاہدے بہت عبادت طلبی اسدے تائیں

سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت باطنی ترقی کی دعائیں مانگتا رہے۔ اور ہمت اور کوشش کے ساتھ عبادت سے اس کے حصول کی تگ و دو جاری رکھے۔

۲۱۷۔ رب تکلیف نہ ساقط کیتی وچ کسے ولی دے
بہت کھلونے رات دے کولوں سجے قدم نبی دے

عبادت و ریاضت کسی ولی کے لئے معاف نہیں ہے بلکہ ولی تو کیا خود حضور ﷺ کے قدم مبارک بھی راتوں کے طویل قیام سے متورم ہو جاتے۔

کسی کامل کا اپنے سے برتر کی طرف رجوع کرنا

۲۱۸۔ کو کامل جو اکمل پاوے اس تے آیا واجب
کرے رجوع شتابی اس ول تھیوے اسدا طالب

اگر کوئی کامل شخص اپنے سے برتر کسی اکمل کے متعلق سنے تو اس پر لازم ہے کہ وہ فوراً اس کی طرف رجوع کرے اور رہنمائی کا طالب ہو۔

Marfat.com

۲۱۹۔ اینویں جیکر ناقص پاوے پر اس کول فضیلہ
کارن اوس فضیلہ دنجے پکڑے اوس وسیلہ

اور اسی طرح اگر کوئی کامل کسی ایسے ناقص شخص کے متعلق سنے کے اس کے پاس کوئی خاص صفت یا فضیلت ہے تو بھی اس کی طرف رجوع کر کے اسے حاصل کرے۔

۲۲۰۔ ہویا موسیٰ مرسل ربدا توڑے آبا کامل
تابع خضر جوادنی آتھیں کارن بعض فضائل

اس کی مثال یہ ہے کہ موسیٰ جو اللہ تعالیٰ کے نبی اور کامل تھے۔ وہ بھی بعض فضائل کے حصول کے لئے حضرت خضر کے فرمانبردار بنے۔

۲۲۱۔ جیکو ولی خدا دا اھئے لائق اسنوں آیا
ظاہر کرے ولایت اپنی رکھے نہ بھید چھپایا

جو اللہ تعالیٰ کا ولی ہو اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنی ولایت کو چھپانے کے بجائے ظاہر کرے۔

۲۲۲۔ پکڑن لوک منافع آتھیں پاون فیض خدائی
ڈرے نہ طعن سفیہاں توں جو منکر اہل صفائی

تا کہ لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے معرفت الٰہی کے طالب ہوں۔ اور اس مقصد کی راہ میں صوفیاء کے منکر بیوقوف لوگوں کے طعنوں اور بے ہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرے۔

۲۲۳۔ایہہ منصب پیغمبراں اھےَ ترک مناسب ناہیں
ہادی تے رب رحمت بھیجے ہر شے کرے دعائیں

معرفت الٰہی کے حامل پیغمبروں کے مناصب کے وارث ہوتے ہیں۔ان پر لازم ہے کہ تبلیغ ہدایت سے کسی قیمت پر دست بردار نہ ہوں کیونکہ یہ نبیوں کا طریقہ ہے۔ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور ہر چیز دعاگو ہو جاتی ہے۔

۲۲۴۔ کرن دعائیں سب ملائک کل اسماناں والے
کیڑے، مچھیاں ہور خلائق جیلو زمین تے حالے

ہادی و مرشد کے لئے تمام فرشتے اور تمام آسمانوں والے دعائیں کرتے ہیں بلکہ زمین کے جانور اور کیڑے مکوڑے مچھلیاں اور جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق زمین پر ہے سب اسکے لئے دست بدعا ہوتے ہیں۔

اپنی ولایت کا جھوٹا دعویٰ کرنا

۲۲۵۔ اوہ مغضوب الٰہی اھےَ وانگ یہود نصارا
حق دے راہ تھیں لوک بھلاوے کر کے کوڑ پسارا

ایسا شخص یہود و نصاریٰ کی طرح اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہے جو اپنے جھوٹے دعووں سے مخلوق خدا کو راہ حق سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔

Marfat.com

۲۲۶۔ جیکو ولی خدا دا ناہیں کردا کوڑا دعویٰ
اٹکر جوڑے ربدے اتے کارن رتبے دنیا

جو اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں اور جھوٹے دعوے کرتا ہے۔ وہ دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتا رہتا ہے۔

۲۲۷۔ لازم اہے اسدے تائیں آتش دے وچ ساڑن
قسموں قسم عذاب دوا کے نال خواری مارن

ایسے جھوٹے دعویٰ دار کو جہنم کی آگ میں جھونکا جائے گا۔ اس پر طرح طرح کے عذاب آئیں گے اور وہ ذلت آمیز موت سے دوچار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اظہار جائز ہے

۲۲۸۔ جائز اہے ولیاں تائیں بھی اظہار انعاماں
کرن بیان شرافت اپنی ہور حصول مقاماں

اولیاء اللہ کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کے انعامات، اپنی شرافت اور اپنے باطنی مقامات کا ذکر کریں

۲۲۹۔ جیوں کر غوث الاعظم کیتا اہے وچ قصائد
نالے ہوراں ولیاں کیتی بھی اظہار حمائد

جیسا کہ پیر پیراں غوث الاعظم نے اپنے قصیدوں میں مراتب کا اظہار کیا۔ اور اسی

Marfat.com

طرح دوسرے اولیاءاللہ نے بھی ان فضائل کا اظہار کیا ہے جو ان کو حاصل تھے۔

۲۳۰۔ نیت اٹھاندی ہوندی اجیئے شکر ادا الٰہی
بھی ترغیب مریداں سندی جو طالب درگاہی

ان اولیاء اللہ کی نیت صرف اللہ تعالیٰ کے انعامات کا شکر ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور طالبان راہ طریقت کو ترغیب دینا بھی مقصود ہوتا ہے۔

۲۳۱۔ نفس اٹھاندا مویا ہونداناہیں نیت تکبر
جسدا نفس نہ مویا ہووے اسنوں برا تفخر

اولیاء اللہ نے نفس قابو کیا ہوا ہوتا ہے اور ان کی ذات تکبر سے پاک ہوتی ہے۔ جس شخص کا نفس قابو میں نہ ہو اسے فخر نہیں کرنا چاہئے۔

۲۳۲۔ حرص طریقہ شہرت پکڑے ہر دم ایہہ تاکیداں
دین بغیر نہ ترشی تلخی شفقت نال مریداں

مرشد کے دل میں ہر وقت اپنے طریقے کو عام کرنے اور اس کی تبلیغ کی لگن ہونی چاہئے۔ اور دینی معاملات کے علاوہ کسی پر سختی نہیں کرنی چاہئے اور مریدوں پر ہمیشہ شفقت کرنی چاہئے۔

۲۳۳۔ وچ نصیحت نرمی کرنی غلظت کولوں دوری
ایہہ سب گلاں سنت نبوی مرشد اپر ضروری

مرشد کو نرمی سے نصیحت کرنی چاہئے۔ اور غصہ سے دور رہنا چاہئے۔ یہ سب باتیں

Marfat.com

سنت نبوی ﷺ ہیں اس لئے ان پر عمل ایک مرشد کے لئے لازم ہے۔

۲۳۴۔کرے تصرف وچ دروناں کارن دفع رزائل
قوت باطن نال بناوے طالب نیک خصائل

مرشد کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے تصرف سے لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف راغب کرے۔اور اپنی باطنی طاقت سے انہیں نیک سیرت بنادے۔

۲۳۵۔پر جو تارک فرضاں ہووے کرے گناہ کبیرے
اس طالب تھیں کرے کنارہ ہرگز ناں وڈیرے

مگر جو مرید فرائض کو چھوڑنے اور گناہ کبیرہ کرنے والا ہو، ایسے مرید سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہئے۔اور ایسے مرید کی کبھی بڑائی بیان نہیں کرنی چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۹

۲۳۶۔خاطر خلقاں طالب حق دے موڑے ناہیں خالی
طمع مریداں تھیں نہ رکھے نفع نہ بدنی مالی

مرشد کو چاہئے کہ معرفت الٰہی کے طالبان کو کبھی خالی نہ بھیجے۔اور مریدوں سے کسی بھی طرح کے جسمانی یا مالی نفع کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

Marfat.com

۲۳۷۔ ہے ارشاد عبادت ربدی جائز نا مزدوری
جے مکروہ مریدوں پہنچس صبر تے عفو ضروری

مرشد کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت ضروری ہے مزدوری چاہنا نہیں۔اگر مریدوں کی طرف سے کوئی ناگوار بات بھی کی جائے تب بھی صبر اور درگزر کرنا لازم ہے۔

حکایت نمبر۴

۲۳۸۔ مرزا صاحب قصہ کیتا رحمت ہووس نازل
پیر میرے نوں گالی کڈھیاں ہکس مرید تقابل

حضرت پیر مرزا مظہر جان جاناں کی روح مبارک پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔آپ ایک قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرید نے میرے پیر کے سامنے آ کے انھیں برا بھلا کہا۔

۲۳۹۔دوجے روز توجہ کارن وچ حلقے دے آیا
قصد کیتا میں بدلہ لیواں غصے مینوں چایا

دوسرے دن وہی شخص توجہ کے لئے مرشد کے حلقے میں آیا۔میں نے غصہ میں اس سے بدلہ لینے کا سوچا۔

۲۴۰۔ جھڑکیا مینوں حضرت مرشد ہوئیس میں چپتا
ہوراں نال برابر مرشد اس توجہ کیتا

مرشد نے مجھے ایسا جھاڑا کہ ڈانٹا بس میں چپ ہو گیا۔اس کے بعد مرشد نے اس شخص کو بھی دوسروں کے برابر توجہ فرمائی۔

Marfat.com

۲۴۱۔ وت اس گل تھیں تنگی آئی مینوں دوجی واری
مرشد کہیا مرزا صاحب کرو نہ بے قراری

مجھے ایک بار پھر اس شخص پہ غصہ آیا تو میرے پیرو مرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے کہا آپ جز بز نہ ہوں اور اطمینان رکھیں۔

۲۴۲۔ اسنوں میں توجہ کیتا ہوراں نال برابر
میں ڈریا مت روز قیامت پچھے اللہ اکبر

میرے پیرو مرشد فرمانے لگے میں نے اسے دوسروں کے برابر توجہ دی کیونکہ مجھے یہ خوف دامن گیر ہوا کہ کیا خبر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے اس بارے میں سوال فرمائے۔

۲۴۳۔ میں جے بالی تیرے اندر شمع نورے والی
توں کیوں پھیریا بندہ میرا در اپنے توں خالی

اور اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں نے نور کی شمع تمہارے باطن میں روشن کی (تاکہ تم لوگوں کو اس سے فیضاب کرو) تو تم نے میرے بندے کو اپنے در سے خالی کیوں واپس بھیجا۔

۲۴۴۔ اوتھے میری طاقت ناہیں کراں جواب مقابل
جے اس مینوں گالھیں کڈھیاں ایہ ناہا اس قابل

اللہ تعالیٰ کے دربار میں میری یہ طاقت نہیں ہوگی کہ میں جواب دے سکوں کے اس نے مجھے گالیاں دیں اور اس قابل نہیں تھا کہ اس پر توجہ کی جاتی۔

Marfat.com

۲۴۵۔ ایہ گل سن کے میں چپ کیتی پھر بھی اندر گہلا
وت کہیا جے مرزا صاحب کرو نہ غصہ بہلا

اپنے پیرو مرشد کی یہ بات سن کر میں چپ تو ہو گیا لیکن میرے دل میں بے چینی ابھی باقی تھی۔ اس پر آپ فرمانے لگے زیادہ غصہ مت کرو۔

۲۴۶۔ توڑے میں توجہ کیتا ہوراں نال برابر
پر سب حال محبّ منافق ہک نا کردا سرپر

حالانکہ میں نے سب پر ایک جیسی توجہ کی ہے لیکن عاشق صادق اور منافق کی باطنی کیفیت پر اسکا اثر ایک جیسا نہیں ہوتا۔

۲۴۷۔ فیض نہ پہنچے باجھ ادب دے باجھ محبت صادق
اللہ نور پیدا ناہیں اندر قلب منافق

سچی محبت اور احترام کے بغیر فیض حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ کبھی بھی باطنی نور و عرفان ایک منافق کے دل میں نہیں ڈالتا۔

مسئلہ نمبر ۱۰

۲۴۸۔ ہے ضرور مربی تائیں کرے تجلی ظاہر
جو اسباب مناسب ہوون رکھے اندر باہر

پیرو مرشد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ذات کو پر کشش اور باوقار بنائے اور مناسب

Marfat.com

اسباب ولوازمات کو ظاہر و باطن میں ملحوظ رکھے۔

۲۴۹۔ اپنا آپ سواری رکھے نظر مریداں اندر
وچ خواری عاماں تائیں فیض نہ پہنچے اکثر

مرشد کے لئے ضروری ہے کہ وہ جاذب نظر دکھائی دے کیونکہ ظاہری شخصیت کے ناپسندیدہ ہونے پر عام لوگ فیض حاصل نہیں کر سکتے۔

۲۵۰۔ خلط نہ بہتا نال مریداں رکھے وزن سنبھالی
جھاکا لاھیاں خلل ارشادی رہندے فیضوں خالی

مرشد لوگوں سے زیادہ بے تکلف نہ ہو اور اپنا وقار قائم رکھے۔ مریدوں کی جھجھک مٹ جانے پر وہ مرشد کے ارشادات کا پاس نہ کرتے ہوئے فیض سے خالی رہیں گے۔

۲۵۱۔ بھی تفضیل مریداں بعضیاں کرے نہ بعضیاں اپر
وچ توجہ، مجلس، گلاں، باقی کماں اندر

مرشد کے لئے لازم ہے کہ وہ کسی بھی محفل اور کسی بھی کام میں بعض مریدوں کو بعض مریدوں پر فوقیت نہ دے۔

۲۵۲۔ توڑے اس وچ حکمت دیکھے تاں بھی لائق ناہیں
سرور عالم ﷺ توں اس گل تھیں جھڑک دتی رب سائیں

مرشد کا مصلحت جاننے کے باوجود کسی کی برتری دوسرے پر ظاہر کرنا ٹھیک

Marfat.com

نہیں۔ کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بعض صحابہ پر بعض کو اولیت دینے پر تنبیہ فرمائی۔
عبث و تول ان جآہ الاعمیٰ (القران)

۲۵۳۔ مگر ملاحظہ شوق طلب دا رکھے انہاں ہر دم
جسوچ شوق زیادہ دیکھے جائز کرے مقدم

البتہ مریدوں کے شوق معرفت الٰہی پر نظر رکھے اور ان پر اسی لحاظ سے توجہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۱

۲۵۴۔ جس کم لوکاں نفرت آوے توڑے ہووے جائز
لازم اھے مرشد تائیں کرے نہ اسنوں ہرگز

مرشد کے لئے لازم ہے کہ جس کام کے کرنے سے لوگوں میں نفرت پھیلنے کا اندیشہ ہو ایسے کام کو مباح ہونے کے باوجود نہ کرے۔

۲۵۵۔ ہے ارشاد نیابت نبوی ﷺ تہمت تائیں لائق
جہد کمال کرے اس اندر ہے ایہہ ہے منصب فائق

رشد و ہدایت کا منصب نائبین رسالت کا درجہ رکھتا ہے۔ اور مناسب نہیں کہ کچھ ایسا کیا جائے کہ تہمت لگ جانے کا اندیشہ ہو۔ اور نہایت احتیاط سے اس عالی درجہ منصب کے فرائض ادا کرتے رہنا چاہئے۔

Marfat.com

۲۵۶۔ کل عبادت نالوں اسدا ہے ثواب زیادہ
عین سعادت جانے اس نوں دائم رہے آمادہ

تمام عبادتوں سے یہ (تطہیر قلوب کا) کام افضل ہے۔ مرشد کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر وقت اس پر آمادہ رہے اور اسے اپنی خوش قسمتی سمجھے۔

Marfat.com

حکایت

۲۵۷۔ کسے پچھیا سرورﷺ کولوں صحیح روایت آئی
دو جنیاں وچ اسرائیلاں کیتی نیک کمائی

صحیح حدیث میں ہے کہ لوگوں نے نبی کریمﷺ سے بیان کیا کہ بنی اسرائیل کے دو آدمیوں نے اپنی زندگیاں نیکی کے لئے وقف کر دیں۔

۲۵۸۔ ہک مجرد فرض ادا کر دین سکھیندا آہا
دوجے روزہ تے شب خیزی کسوں بہتا لاہا

ان میں سے ایک صرف فرائض ادا کرتا اور لوگوں کو دین کی تعلیم دیا کرتا اور دوسرا روزوں پر روزے رکھتا اور کثرت سے نوافل ادا کیا کرتا تھا ان دونوں میں سے اعلیٰ درجہ کس کا ہوا؟

۲۵۹۔ سرور عالمﷺ کہیا اسنوں پہلے شان کمالی
جیونکر درجہ میرا ادنیٰ امتی نالوں عالی

تو حضورﷺ نے فرمایا کہ فرائض ادا کرنے اور لوگوں کو دین کی تعلیم دینے والے کا درجہ دوسرے شخص سے ایسا ہی بلند ہے جیسے میرا ایک عام امتی، سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ حدیث پاک:

(ان الفضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادنیٰ رجل من امتی)

خاتمہ

۲۶۰۔ شکر خدادا پورا ہویا ایہہ رسالہ نوری
طالب اکھ سنائے اس وچ مسئلے فقر ضروری

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ رسالہ نوری مکمل ہو گیا۔ مصنف (حضرت مولانا اللہ جوایاؒ) نے تصوف کے سارے ضروری مسائل قلم بند کر دیے۔

۲۶۱۔ باراں سے انانویں ہجری وچ بنیاں ایہہ رسالہ
بولی ہندی مطلب اس تھیں نکلے بہت سکھالہ

سن بارہ سو ننانوے ہجری میں یہ کتابچہ رسالہ نوری کے نام سے مکمل ہوا اسکی زبان ہندی پنجابی ہے جس کی بنا پہ اس کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

نوٹ: حضرت مولانا اللہ جوایا کا بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اپنے سلسلے کے ساتھیوں کی رہنمائی کے لئے ایک عظیم الشان لیکن نہایت مختصر کتاب رسالہ نوری کے نام سے تصنیف فرمائی۔ لیکن مرور زمانہ کے اثرات ملاحظہ ہوں کہ جس ہندی اور پنجابی زبان کو انھوں نے افادہء عام کے لئے موزوں سمجھا وہ زبان آج ۱۴۲۴ھ میں لوگوں کے لئے علمی طور پر نامانوس ہوتی جا رہی ہے۔ اور صرف ۱۳۵ سال کے بعد اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اس رسالے کو اردو ترجمہ کے ساتھ نئی نسل کے لئے شائع کیا جائے۔ ہمارہ معاشرہ جس علمی پستی کی طرف تیزی سے گامزن ہے اس سے تو یوں لگتا ہے کہ شاید کچھ عرصہ تک اردو بھی اس ملک کے باشندوں کے لئے اجنبی زبان بن جائے گی۔ مثال کے طور پر پھول دیکھ کر ایک بچے کے ذہن میں اب پھول اور گل کے الفاظ نہیں بلکہ فلاور آتا ہے۔

Marfat.com

میں محمد عبیداللہ (قاری) اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے اس پاکیزہ اور نہایت پر از ثواب کام میں حقیر سا حصہ ڈالنے کی توفیق عطا فرمائی۔ دعا ہے کہ بارگاہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز میں درجہ قبولیت کا شرف حاصل کرے (آمین)۔

جمادی الثانی ۱۴۲۴ ہجری

Marfat.com

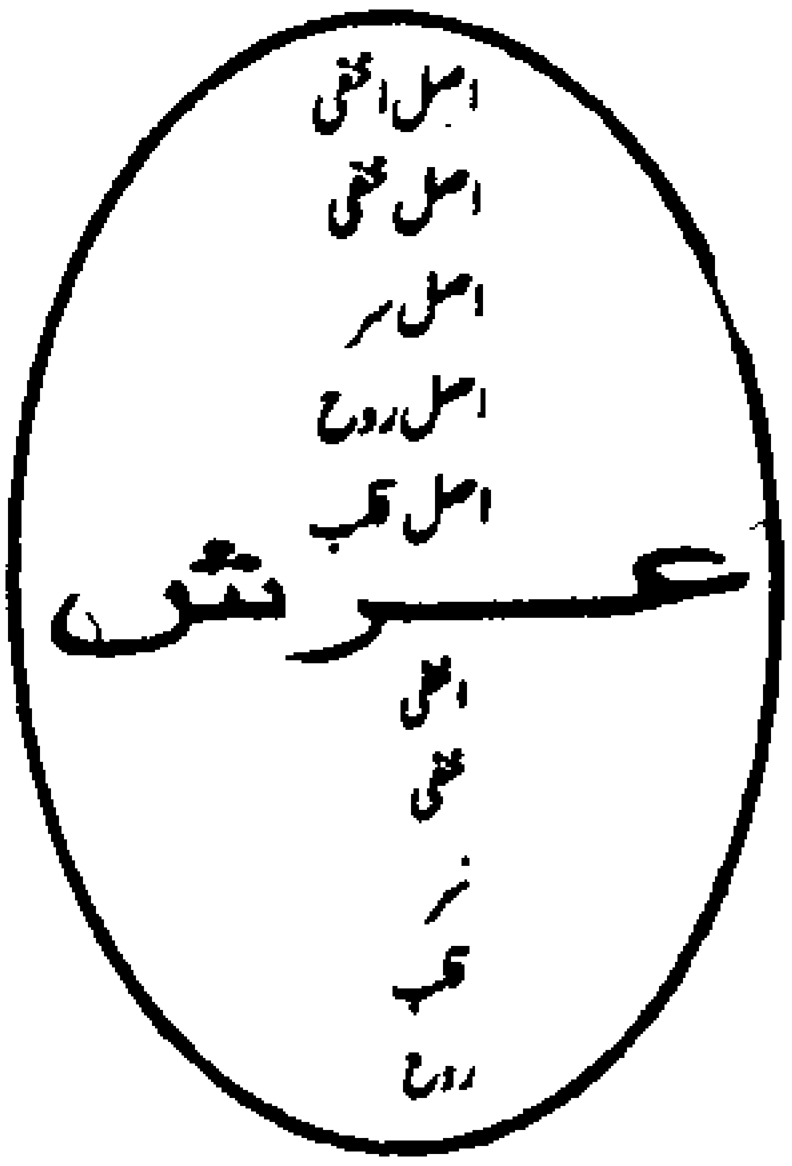

لطائف کا تعارف:

اورادو وظائف مستقل طریق وصول نہیں بلکہ ممدات و معاونات میں سے ہیں۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے نزدیک انسان دس لطیفوں کا مرکب ہے۔جن میں سے پانچ عالم خلق اور پانچ عالم امر میں سے ہیں۔(الا له الخلق والامر) سورۃ الاعراف۔اس طرف اشارہ ہے جو چیز بالواسطہ مادہ سے پیدا ہوتی ہے وہ خلق ہے اور جو چیز بغیر واسطہ مجرد امر کن سے پیدا ہو وہ امر ہے۔لطائف عالم امر ہیں: قلب، روح، سر، خفی، اخفی اور لطائف عالم خلق: نفس، ناطقہ اور عناصر اربعہ ہیں۔ذکر اللہ وظائف سے یہ لطائف روشن ہوکر وصول کا سبب بنتے ہیں۔مزید تشریح کتب تصوف میں مذکور ہے۔

از حضرت خامس الحاج علامہ حافظ محمد مطلوب الرسول سجادہ نشین للہ شریف

Marfat.com

دائروں کا تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۱

خواص دائرہ امکان

اور مراقبہ احدیت

حمد وصلوۃ کے بعد واضح ہو کہ اس طریقہ شریفہ (عالیہ نقشبندیہ) کے اکابر نے مقامات قرب کا عالم مثال میں کشف صحیح کے ذریعے معائنہ صریح کیا ہے۔ اور ان مقامات کو دائرہ سے تعبیر کرنا مناسب سمجھا۔ کیونکہ وہ مقامات بے جہت اور بے چون ہیں۔ جبکہ دائرہ کی جہت ہوتی ہے۔ اور اس سے قطع نظر جہاں خدا ہے وہاں دائرہ کہاں؟

پہلا دائرہ امکان کا ہے۔ اس کے نچلے حصے میں سیر آفاقی میسر آتی ہے۔ اور یہ انوار کو باطن کے باہر سے مختلف رنگوں میں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اوپر والے نصف حصے میں سلوک انفسی کی سیر ہے اور وہ انوار وتجلیات کا اپنے باطن کے اندر مشاہدہ کرنا ہے۔ نیند اور دوسرے واقعات کا اعتبار نہ کرتے ہوئے دوامی حضور وآگاہی کے حصول کی خاطر جدوجہد کرنی چاہیے۔ اور اس جگہ نفی اثبات، اسم ذات اور کلمہ طیبہ کا ورد ترقی بخشتا ہے۔

مراقبہ احدیت کا تعلق ذات باری تعالیٰ کے اسم مبارک اللہ سے ہے۔ اس میں وقوف قلبی بھی ہوتا ہے۔ یعنی دلی توجہ سے معنی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے علاوہ میرا کوئی مقصود نہیں ہے۔ ذکر صحت الفاظ کے ساتھ کیا جائے اور دل کی ہر وقت خطرات سے حفاظت کی جائے۔ اور کثرت سے ذکر کئے بغیر دل کو کشادگی حاصل نہیں ہوتی۔ دل کی جانب توجہ

رہے اور حق سبحانہ کی جانب متوجہ ہو کر خطرات کا خیال کیا جائے۔ اس کے بعد بازگشت ہے یعنی خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا ہے۔ اور اپنی نیستی کو دیکھتے ہوئے انکساری اور تضرع کے ساتھ خداوند قدوس کی ذات پاک کا اثبات کرنا چاہئے۔ تا کہ یہ حالت دائمی ہو جائے۔ جب بے خطرگی یا کم خطرگی حاصل ہو جائے تو اس حالت پر چار گھڑی ٹھہرا رہے۔ کیونکہ خطرات ہی تو توجہ اور کیفیات کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔

نمبر۲
خواص دائرہ ولایت صغریٰ
و مراقبہ معیت

یعنی تم جہاں بھی ہو خدا تمھارے ساتھ ہے۔ اس معنی پر ہر لحہ توجہ رہے اور زبان سے کلمہ طیبہ کا ورد بھی کرتا رہے۔ اس سے تجلیات افعال الٰہیہ کی سیر ہوتی ہے۔ اور اس میں اسمائے صفات کا ظلال ہے۔ نیز توحید وجودی ذوق وشوق آہ و نالہ، استغراق و بے خودی، حضور دوام اور توجہ بھی اسی دائرہ میں حاصل ہوتی ہے۔ جب توجہ شش جہت کا احاطہ کرتی ہے تو دائرہ ولایت کبریٰ کی سیر شروع ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

نمبر ۳
دائرہ ولائت کبریٰ
مراقبہ اسم باطن

یہ تیسرا دائرہ ہے جو خود تین دائروں پر مشتمل ہے۔ جو قوس پہلے دائرے میں ہوتی ہے اس میں مراقبہ اقربیت کرتے ہیں۔ یعنی (نحن اقرب الیہ من حب للورید)

نیچے والا پہلا دائرہ اسماء وصفات زائدہ کی تجلیات کا ہے۔ اور اوپر والا نصف شیون واعتبارات ذاتیہ کا ہے۔ اور دوسرا دائرہ ان تجلیات کے حصول کا ہے۔ اور تیسرا دائرہ ان حصول کی اصل ہے۔ جبکہ قوس ان سب کی اصل ہے۔ اور دوسرے، تیسرے دائرے اور قوس میں مراقبہ محبت کرتے ہیں۔ یحبھم ویحبونہ (وہ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں)۔

نمبر ۴
دائرہ
کمالات نبوت

یہ مقامات کا چوتھا دائرہ ہے۔ اور اس میں سیر کو ولایت علیا قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس میں نفل نماز طویل قنوت کے ساتھ اور اسم باطن کا مراقبہ موجب ترقی ہوتا ہے۔ اس کے بعد تجلیات ذاتی دائمی کی سیر آتی ہے۔ اور اس سیر کو کمالات نبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس مقام میں ذات باری کا اعتبارات کے لحاظ سے مراقبہ کیا جاتا ہے۔ اور عنصر خاک کا لطیفہ اس جگہ مورد فیض ہوتا ہے۔ قرآن کی تلاوت اس مقام میں ترقی بخشتی ہے۔ اس مقام میں حالات باطن کی اصلاح بے رنگی، بے کیفی

میسر آتی ہے۔اور نیت اور عقائد میں قوت پیدا ہوتی ہے۔اور قوت استدلال بدیہی ہو جاتی ہے۔اس درجہ کے محققین کو قرآن کے حروف مقطعات کے اسرار معلوم ہو جاتے ہیں۔

نمبر ۵
اور ۶ دائرہ کمالات رسالت
اور کمالات اولی العزم

یہ درجہ کمالات رسالت کا دائرہ ہے۔جسے نبوت کے بعد دوسرے درجے کے نام دیا جاتا ہے۔جبکہ تیسرا درجہ کمالات اولی العزم کا ہے۔یہ دونوں دائرے سالک بیت وحدانی کے مورد فیض ہیں۔اور تلاوت قرآن خصوصا نمازوں میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔بعض اکابر نے حصول کمالات ثلاثہ کے بعد (یعنی کمالات نبوت، کمالات رسالت اور کمالات اولی العزم) انبیاء کرام کی سیر مقرر فرمائی ہے۔

نمبر ۷
دائرہ خلت
(حقیقت ابراہیمی)

دائرہ خلت حقیقت ابراہیمی ہے اس جگہ ذات باری کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔کیونکہ حقیقت ابراہیمی اسی سے تعلق رکھتی ہے۔اس میں درود ابراہیمی کثرت سے پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

نمبر ۸

دائرہ محبت ذاتیہ

(دائرہ حقیقت موسیٰ)

اس دائرے کا تعلق حقیقت موسیٰ سے ہے۔ اس جگہ ذات باری تعالیٰ کا مراقبہ کرتے ہیں۔ جو حقیقت موسیٰ ہے اور اس میں درود پاک کا ورد کرتے ہیں۔ اللھم صلی علی اخوانہ من انبیاء خصوصا علی قالب موسیٰ وبارک وسلم

نمبر ۹

دائرہ محبت ذاتیہ

(دائرہ حقیقت محمدی ﷺ)

یہ دائرہ حقیقت محمدی ﷺ کا ہے۔ اس مقام میں ذات باری تعالیٰ کا اس لحاظ سے مراقبہ کرتے ہیں کہ منشاء حقیقت محمدی ﷺ ہے۔

نمبر ۱۰

دائرہ حب صرفہ ذاتیہ

حقیقت احمدی ﷺ کہ خاص محبوبیت ذاتیہ ہے اسمیں معبود ذات باری تعالیٰ کا اس لحاظ سے مراقبہ کرتے ہیں کہ منشاء حقیقت احمدی ﷺ ہے۔

Marfat.com

نمبر ۱۱
دائرہ حب صرفہ

اس میں حب ذاتیہ کے لحاظ سے مراقبہ کرتے ہیں۔اس میں درود شریف کا ورد کثرت سے کرتے ہیں۔اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی اله و اصحابه افضل صلوتك بعدد کل معلوم لك و بارك وسلم ۔یہ درود ان مقامات میں ترقی کا باعث ہے۔

نمبر ۱۲
دائرہ حقیقت کعبۃ اللہ

یہ حقیقت کعبہ حسنی کا دائرہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت و کبریائی کا ظہور ہے۔اس مقام میں ذات باری تعالیٰ کا محبوبیت کے اعتبار سے جو کمالات ہیں اس کے لئے مراقبہ کرتے ہیں۔

نمبر ۱۳
دائرہ حقیقت قرآن

حقیقت قرآن کا دائرہ ذات باری تعالیٰ کے مبدائے وسعت سے ہے۔اس مقام پر ذات خداوندی کا مراقبہ اس اعتبار سے کیا جاتا ہے کہ یہ منشائے حقیقت قرآن ہے۔

Marfat.com

نمبر ۱۴
دائرہ حقیقت صلوٰۃ

حقیقت صلوٰۃ خود ذات باری تعالیٰ کے کمال وسعت سے عبارت ہے۔اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی ذات کا کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ ہے مراقبہ کرتے ہیں۔

نمبر ۱۵
دائرہ معبودیت صرفہ

اس جگہ پر سیر نظری کی جا سکتی ہے۔نہ کہ سیر قدمی،کیونکہ وہ (سیر قدمی) مقامات عابدیت میں ہوتی ہے۔یہ ہیں طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں مقامات ومراقبات کے نام جن کی تفصیل مکتوبات امام ربانی میں مندرج ہے اور ولایت ثلاثہ میں کیفیات کا ظہور ہوتا ہے۔یعنی بے خودی،استغراق،توحید وجودی،استہلاک واضمحلال،توحید شہودی،انانیت کی فنا،کیفیات لطیفہ قابلہ،کمالات ثلاثہ میں دائمی طور پر تجلیات ذاتیہ کا ظہور اور حقائق سبعہ میں لطائف،بساطت ،وسعت،بے رنگیاں اور بے کیفیاں باطن کی نسبت میں پہنچتی ہیں نیز قوت ایمانی اور عقائد حقہ بھی حاصل ہوتے ہیں۔اگر کوئی شخص ان مقامات عالیہ میں مراقبات کی کثرت کرے تو ہر مقام کے اندر بساطت و بے رنگی میں فرق کر سکتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

از حضرت خواجہ شاہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت مولانا اللہ جوایاؒ

آپ قصبہ جھاوریاں (ضلع سرگودھا) کے رہنے والے تھے۔ تمام علوم ظاہری و باطنی اعلیٰ حضرت للّٰہیؒ سے حاصل کیے۔ اہل علم و فضل میں محقق کا درجہ رکھتے تھے۔ بلند پایہ محدث اور فقیہہ تھے۔ سلوک مجددیہ پر مکمل عبور حاصل تھا۔ ساری عمر مع اہل وعیال حضرت کی خدمت میں رہے اور چالیس سال تک لنگر و دیگر امور خانہ داری کا انتظام آپ کے سپرد رہا۔ اطوار کی شائستگی اور انکساری میں اپنی مثال آپ تھے۔ ثانی حضرت للّٰہیؒ کے استاد ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ عربی، فارسی اور پنجابی کے شاعر تھے اور طالبؔ تخلص کرتے تھے۔ مسائل تصوف پر ایک منظور (پنجابی) رسالہ نوری لکھا جو تصوف کی معتبر کتب پر مبنی ہے اور مطبوعہ صورت میں دستیاب ہے۔ آپ کے نام حضرت کے 170 مکتوبات (قلمی) موجود ہیں۔ وفات کے بعد للّٰہ شریف کے جنوبی قبرستان میں دفن ہوئے۔

آپ کے چار بیٹے تھے جن میں حکیم نور الحق صاحب مرحوم نے طب میں شہرت پائی۔ ان کے بیٹے حکیم عبدالحکیم صاحب مرحوم تھے اور پھر ان کے بیٹے حکیم محمد اجمل صاحب آج کل للّٰہ شریف میں طبابت کرتے ہیں۔ خاندانی روایات کے مطابق آپ اردو کے اچھے شاعر اور محب فقراء ہیں۔

Marfat.com